REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS
FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

REGD. NO. P/GDP-3

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۳
شمارہ ۱۱

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر: جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN

۱۹ صفر ۱۳۹۴ ہجری — ۱۴ امان ۱۳۵۳ ہش — ۱۴ مارچ ۱۹۷۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۱ امان (۱۱ مارچ)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں لنڈن سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام سے دُعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنا فضل ہر طرح شاملِ حال رکھے آمین۔

قادیان ۱۱ امان۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ محترمہ بیگم صاحبہ کو گزشتہ چند روز بخار کی شکایت رہی۔ اب طبیعت پہلے سے اچھی ہے۔ البتہ نقاہت باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ کامل شفا بخشے۔ آمین۔

★ — حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ ٭

گورداسپور سنٹرل جیل میں قیدیوں کو تبلیغِ اسلام

قادیان ۱۱ مارچ۔ گزشتہ سے پیوستہ سال کی طرح اس سال بھی گورداسپور سنٹرل جیل کے پانچسو کے قریب قیدیوں اور عملۂ جیل کو مرکزی وفد کی طرف سے اسلام کی تعلیمات سے روشناس کرنے اور تبلیغ کرنے کا اچھا موقع میسر آیا۔ اس سال بھی جیل کی انتظامیہ کی طرف سے دفتر دعوت و تبلیغ کو اس امر کی دعوت موصول ہوئی کہ پہلے کی طرح آپ کا ایک تبلیغی و تربیتی وفد ضلع جیل میں آئے اور یہاں کے قیدیوں کو اسلام کی روشنی میں اخلاقی و روحانی تعلیم کی باتیں سنائے۔ چنانچہ مزید خط و کتابت کے بعد بتاریخ ۱۰ مارچ بوقت دو بجے دوپہر ایسے وفد کا وہاں جاکر اپنے خیالات پیش کرنے کا پروگرام طے ہوگیا۔ چنانچہ پانچ افراد پر مشتمل ایسا تربیتی و تبلیغی وفد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ کی زیر قیادت قادیان سے ایک بجے کے قریب روانہ ہوا۔ اور ۲½ بجے دوپہر سے شروع کر کے قریباً دو گھنٹے تک پُر لطف اور اثر انگیز پروگرام پیش کرنے کی سعادت پائی۔

حسب سابق اس سال بحکم خداوندی،
وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا۔ جیل کے قیدیوں کے لئے جماعت کی طرف سے کیلے کا تازہ پھل بطورِ تحفہ دئے جانے کا اہتمام کیا گیا جو وفد کے بروقت پہنچنے سے پہلے مکرم چوہدری عبد الحق صاحب درویش کارکن دفتر اُمور عامہ نے بڑی مستعدی سے جیل میں پہنچانے کا اہتمام و انتظام کر رکھا تھا۔

اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حضرت ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی اجازت سے مدرسہ احمدیہ کی آخری دو کلاسوں درجہ ثالثہ اور درجہ ثانیہ کے سات طالب علم بھی اس تقریب میں شامل ہو کر تبلیغ کی عملی ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے سائیکلوں پر گورداسپور پہنچے اور اسی طرح واپس بخیریت آگئے۔

پنج نفری تبلیغی وفد پہنچنے سے قبل ہی جیل کے منتظمین کی طرف سے جیل کے وسطی کشادہ میدان میں تمام قیدی بڑے سلیقہ سے تقریری پروگرام سُننے کے لئے بیٹھے تھے۔ اُونچے کشادہ پختہ چبوترے پر لاؤڈ اسپیکر اور سٹیج کا انتظام کیا گیا تھا۔ کرسیاں بچھائی گئی تھیں۔

جیل کے کرمچاریوں کی طرف سے درخواست کی گئی کہ وفد اپنا پروگرام پیش کرے۔ چنانچہ مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش قادیان نے تلاوتِ قرآنِ پاک سے پروگرام کا آغاز کیا۔ آپ نے پہلے سورۃ فاتحہ بعدہٗ چند دیگر چیدہ چیدہ آیات کی تلاوت کی۔ اس کے معًا بعد راقم الحروف محمد حفیظ بقاپوری نے بحیثیت سٹیج سیکرٹری ان آیات کا پنجابی زبان میں ترجمہ اور حسبِ موقع عام فہم پیرایہ میں ان کی تشریح کی۔ جس میں سورت فاتحہ کی بتائی ہوئی اسلامی جامع دُعا پھر خدا تعالےٰ کی رحمتِ بے پایاں اور اس کی وسیع مغفرت اور توبہ کرنے کی صورت میں بندوں کے گناہوں کو بخش دینے کی قرآنی تعلیم پر روشنی ڈالی۔

آیات کا ترجمہ اور تشریح کہہ چکنے کے بعد مکرم ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ۔

اک نہ اک دن پیش ہوگا تو خدا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے

خوش الحانی سے سُنایا۔

آج کے پروگرام کی پہلی باقاعدہ تقریر مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل کی ہوئی۔ جس میں آپ نے قرآن کریم۔ ہندو شاستروں اور گرنتھ صاحب کے حوالوں سے یہ بات واضح کی کہ خدا کی ذات برحق ہے۔ اگر انسان اس کی ذات پر کامل یقین اور ایمان رکھے تو وہ ہمیشہ امن اور سکھ کی زندگی بسر کر سکتا ہے۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۹)

" صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ " کے سلسلہ میں

نفلی عبادت اور ذکرِ الٰہی کا پانچ نکاتی پروگرام

ارشاد فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ

زیرِ اشاعت خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جس " ذکرِ الٰہی اور نفلی عبادت " کا تذکرہ فرمایا ہے اس کا خلاصہ حضور انور ہی کے ۸ فروری کے خطبہ کی روشنی میں افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے ——— (ایڈیٹر بدر)

(۱) جماعتِ احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک یعنی ۱۸۰ سے کچھ زائد مہینوں تک ہر ماہ احبابِ جماعت ایک نفلی روزہ رکھیں جس کے لئے ہر محلہ، قصبہ یا شہر میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے لیکر نمازِ فجر سے پہلے تک، یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات مرتبہ روزانہ سُورۂ فاتحہ کی دُعا پڑھی جائے۔ اور اس پر غور و فکر کیا جائے۔

(۴) تسبیح و تحمید۔ درود شریف[1] اور استغفار ۳۳-۳۳ بار روزانہ پڑھے جائیں۔

(۵) مندرجہ ذیل دو دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:—

(۱) — رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ۔ (البقرۃ)

(۲) — اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ ٭

---

[1] تسبیح و تحمید: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔
درود شریف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔
استغفار: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ ٭
(ایڈیٹر بدر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راج آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان ٭

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۴ امان ۱۳۵۳ ہش

"خلافت کے بغیر اندھیرا"

عنوانِ بالا سے معاصر صدقِ جدید کا ایک شذرہ :-

" لاہور کی خبروں کی بعض سُرخیاں :-

" اسلامی مملکتوں کی چوٹی کانفرنس کی تیاریاں "

" مسلم ملکوں کے وزرائے اعظم کا اجتماع "

اتنے تفرق و تشتت کے باوجود بھی کسی کا ذہن اس طرف نہیں کیا جاتا کہ عراق کا مُنہ کدھر اور شام کا رُخ کس طرف ہے ؟ مصر کدھر اور حجاز کدھر ہے ؟ یمن کی منزل کونسی ہے اور لیبیا کی کون سی ؟ ایک خلافت اسلامیہ آج ہوتی تو اتنی چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں آج مملکتِ اسلامی کیوں تقسیم در تقسیم ہوتی ؟ ایک اسرائیل کے مقابلہ پر سب کی الگ الگ فوجیں کیوں لانا پڑتیں ؟ ترک اور دوسرے مسلم فرمانروا آج تک تنسیخ خلافت کی سزا بھگت رہے ہیں ۔ اور خلافت کو چھوڑ کر چھوٹی چھوٹی تو میتوں کا جو افسوں شیطان نے کان میں پھونک دیا ہے ، وہ دماغوں سے نہیں نکالتے ہیں ۔"

(صدقِ جدید لکھنؤ یکم مارچ ۱۹۷۴ء صہ ۲)

بلا شبہ جب عالمِ اسلام کے تفرق و تشتت کی اندرونی حالت یہی ہو تو خلافتِ اسلامیہ کا یاد آنا ایک امرِ طبعی ہے ۔ اور خلافت کے بغیر اندھیرا چھا جانا امرِ لازم ہے ۔ کیونکہ خلافت ہی وہ شیرازہ اور بندھن ہے جو جغرافیائی وسعتوں کے باوجود تمام عالمِ اسلام کو یکجا باندھ سکتا ہے ۔ جب سے خلافت کا بندھن ٹوٹا مسلمانوں کے تفرق و تشتت کا وہ حال ہُوا جس کی کسی قدر تفصیل شذرہ میں ذکر ہوئی ۔ اور آج جو عالمِ اسلام کے اتحاد کے خواب دیکھے جا رہے ہیں وہ خواب اس وقت تک شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکیں گے جب تک مسلمانانِ عالم خلافت کے ساتھ اپنی وابستگی پیدا نہ کر لیں ۔ جب تک ایسا نہیں ہوتا ، نہ تو عالمِ اسلام کا اتحاد حقیقی اتحاد کہلا سکتا ہے ۔ اور نہ ہی ان کے رُخ اور منزلیں ایک ہو سکتی ہیں ۔ اور نہ ہی مشترکہ دشمن کے مقابلہ کے لئے فوجوں کی یہ تقسیم ختم ہو سکتی ہے ۔

امتِ محمدیہ کو خلافت کی نعمت سے سرفراز کئے جانے کا جو وعدہ قرآنِ کریم میں دیا گیا ۔ افسوس کہ مسلمانوں نے اس سے بکلی مُنہ موڑ لیا ۔ جب اس کے تقاضوں کو پُورا کرنے کی طرف متوجہ نہ ہوئے تو نتیجۃً اس کے فوائد سے بھی یکسر محروم ہو گئے اور آج ہر دردمند دل ، مسلمانوں کے اس افتراق و انشقاق پر خون کے آنسو بہا رہا ہے ۔ بایں ہمہ مایوسی کی کوئی بات نہیں ۔ اگر مسلمان آج بھی پوری سنجیدگی کے ساتھ اس وعدۂ الٰہی پر غور و فکر کریں اور اس کے تقاضوں کو پُورا کرنے کی طرف متوجہ ہوں تو انہیں امید کی کرن پھوٹتی نظر آ سکتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۗ يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْـًٔا ۗ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۔ (سورۃ النور : آیۃ ۵۶)

خدا تعالیٰ کی طرف سے اس آیتِ کریمہ میں یہ ایک حتمی وعدہ دیا گیا ہے جس کے لئے مسلمانوں میں پختہ ایمان ۔ اور عملِ صالح کی دو ضروری شرائط کا پایا جانا ضروری ہے ۔ اگر کہو کہ مسلمان خلافت سے محروم ہیں تو خدائی وعدہ کے مطابق کہنے دیجئے کہ پھر وہ ایمان اور عملِ صالح سے بھی عاری ہیں ۔ ورنہ یہ ناممکن ہے کہ مسلمانوں میں یہ دونوں شرائط تو متحقق ہوں اور وہ نعمتِ خلافت سے محروم بھی ہوں ۔

مذکورہ بالا آیتِ کریمہ سورۃ النور کے ساتویں رکوع میں واقع ہے ۔ جبکہ اس سُورۃ کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَاۤ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۔

یعنی : ایک ایسی سورت ہے جو ہم نے اُتاری اور جس پر عمل کرنا ہم نے فرض کیا ۔ اس میں ہم نے اپنے روشن احکام بیان کئے ہیں ۔ تاکہ تم نصیحت حاصل کرو ۔

آیتِ کریمہ میں لفظ فَرَضْنٰهَا خاص طور پر قابلِ غور ہے ۔ اگرچہ علماء نے اس کی دیگر توجیہات بھی بیان کی ہیں ۔ جو اپنی جگہ پر درست اور قابلِ قدر ہیں ۔ لیکن ان باتوں کے علاوہ یہ ایک حقیقت ہے کہ اس سورۃ شریفہ میں ایک ایسی بنیادی بات کا ذکر خاص طور پر ہُوا ہے کہ شاید ہی کسی دوسری سورۃ میں اس طور پر بیان ہوا ہو ۔ اور وہ ہے اُمتِ محمدیہ کے ایمان لانے والوں کو منصبِ خلافت پر سرفراز کرنے کا وعدۂ الٰہی ——!!

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ نبی کا وجود ساری قوم کے لئے واحد مرکزی وجود ہوتا ہے ۔ اور اسی کا مبارک وجود قوم کے لئے روحِ رواں کا درجہ رکھتا ہے ۔ نبی کی وفات کے بعد اس کے نائبین اور خلفاء کو یکے بعد دیگرے یہ مقام حاصل ہوتا ہے ۔ اگر آپ اس پس منظر میں فَرَضْنٰهَا کے لفظ پر غور کریں تو آپ کو ماننا پڑے گا کہ اس سورت کو فرض کرنے کا اشارہ دراصل خلافت ہی کی طرف ہے ۔ جس صورت میں کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ خلافت ہی تھی جو مسلمانوں کی اجتماعیت کی جان اور روحِ رواں رہی ۔ اسی کو دوسرے لفظوں میں مسلمانوں کی ہیئۃ جامعہ بھی کہہ سکتے ہیں ۔ خدا تعالیٰ نے خلافت سے مسلمانوں کی وابستگی کو اس قدر اہم اور ضروری قرار دیا کہ اس سورت کی پہلی ہی آیت میں بطور تمہید مذکورہ الفاظ میں اس کی اہمیت اور فرضیت کی طرف اشارہ کر دیا ۔ مگر افسوس مسلمانوں پر کہ جس قدر زیادہ زور اس اہم بات کی فرضیت پر دیا گیا تھا اسی قدر مسلمانوں نے اس سے بے اعتنائی برتی ۔ اور آج اس کا ثمرہ اس تشتت و افتراق کی صورت میں پا رہے ہیں ۔ جس کا مختصر ذکر صدقِ جدید کے مذکورہ شذرہ میں آ چکا ہے ۔

زیادہ افسوس تو عصرِ حاضر کے علماء پر ہے ۔ جو آیتِ استخلاف کی ایسی تشریح و تفصیل بیان کرتے ہیں جن سے عامۃ المسلمین کو خدا تعالیٰ کے اس وعدہ سے قطعی بے خبر رکھتے ہیں جو نہ صرف زمانہ بجائے خود اسلام کے زندہ مذہب ہونے کی زبردست علامت ٹھیرتا ہے ۔ حضرات علماء کا تمام تر زورِ خطابت بس اسی بات کے گرد گھومتا رہتا ہے کہ اس آیتِ کریمہ میں مسلمانوں کو من حیث القوم پہلی امتوں کا جانشین بنائے جانے کا ذکر ہے ۔ لیکن نہ جانے وہ اس بات کو کیوں نظر انداز کر جاتے ہیں کہ اس آیتِ کریمہ کے مطابق ہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافتِ راشدہ کا سلسلہ چلا اور حضرت ابوبکرؓ ، حضرت عمرؓ ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ چاروں خلفاءِ کرام یکے بعد دیگرے منصبِ خلافت پر فائز ہوئے ۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور پیشگوئی کے مطابق اسلام کے دورِ اوّل میں خلافتِ راشدہ کا یہ زمانہ صرف ۳۰ سال تک رہا ۔ اور اس کے بعد ملوکیت کا دور چلا ۔ لیکن آیتِ استخلاف کے مطابق امام مہدی بھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اور آپؐ کے ویسے ہی نائب ہیں جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ۔ چنانچہ مستند احادیث کی رُو سے امام مہدی اور مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ایک بار پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا سلسلہ جاری ہونے کا ثبوت ملتا ہے ۔ جیسا کہ مشکوٰۃ شریف کتاب الفتن میں حضرت حذیفہؓ کی ایک طویل حدیث وارد ہوئی ہے ۔ اس کے آخری الفاظ خاص طور پر قابلِ غور ہیں ۔ حضورؐ فرماتے ہیں :-

ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ

اس جگہ کتاب مشکوٰۃ مجتبائی کے صہ ۴۶۱ پر اسی جملہ کے نیچے باریک خط میں بطور حاشیہ لکھا ہے " الظاهر ان المراد به زمن عيسىٰ والمهدى لم - ۱۲ - " یعنی اسلام کے دوسرے دور میں جو پھر خلافت علیٰ منہاجِ نبوت کا اجراء ہونے والا ہے ۔ اس کا تعلق امام مہدی اور مسیح موعود کے زمانہ سے ہے ۔

کس قدر تعجب بلکہ نہایت درجہ افسوس کا مقام ہے کہ امام مہدی کے ظہور کی جو جو علامات احادیث میں مذکور ہوئیں اور مسیح موعود کے نازل ہونے کی جو علامات آثار میں منقول ہیں اُن میں سے بہت سی ہمارے موجودہ زمانہ میں پوری ہو چکی ہیں ۔ اور ایک دُنیا ان کا مشاہدہ کر چکی ۔ مگر علماء ہیں کہ ابھی تک امام مہدی کی انتظار میں بیٹھے ہیں ۔ اور اُن کا موعود مسیح ابھی تک نزول فرما نہیں ہُوا ۔ درانحالیکہ نہ صرف آنے والا آ گیا اور علماء حضرات اس کی شناخت سے محروم رہے بلکہ حسب بیانِ نبی کا ہیتے امام مہدی اور مسیح موعود کے بعد خلافت علیٰ منہاجِ نبوت کا سلسلہ بھی جاری ہو گیا اور جن خوش نصیب افراد نے امام مہدی کو پہچان لیا اور اس کی برگزیدہ جماعت میں داخل ہو گئے وہ خلافتِ حقہ کے بابرکت شیرازہ میں باندھے جا کر اُس تشتت و افتراق سے محفوظ بھی ہو گئے جن کا شکار اس وقت کے عامۃ المسلمین بنے ہوئے ہیں ۔ اور واجب الاطاعت امام کی قیادت میں انہیں خدمت و اشاعتِ دین کے ایسے مواقع بھی میسر آنے لگے جن سے دوسرے مسلمان محروم اور بے نصیب ہیں ۔

اگر بقول معاصر صدقِ جدید خلافت کے بغیر اندھیرا ہے ۔ اور جو صورتِ حال شذرہ میں بیان ہوئی ۔ اندھیرا ہونے میں کوئی شبہ بھی نہیں ۔ اور دُوسری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(باقی ملاحظہ ہو صفحہ ۱۱ پر)

"صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" تبلیغ اسلام اور اشاعت قرآن کا ایک عظیم منصوبہ اور عدیم المثال تحریک ہے

اِس وقت تک خدا کے فضل سے اڑھائی کروڑ کے مقابلہ میں تین کروڑ تیس لاکھ روپے کے وعدے وصول ہو چکے ہیں

اِس کی میعاد میں ابھی دو ماہ کا عرصہ باقی ہے احباب اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر اُمید رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ وعدے پیش کریں

ہمت کر کے مگر تکلیف میں پڑے بغیر اپنے وعدوں کا جتنا زیادہ حصہ ممکن ہو ۲۸ فروری ۱۹۷۵ء تک ادا کرنے کی کوشش کریں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ یکم تبلیغ ۱۳۵۳ ہش مطابق یکم فروری ۱۹۷۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-
گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مَیں نے جماعت احمدیہ کے سامنے

اشاعتِ اسلام کا ایک منصوبہ

رکھا تھا۔ اس منصوبہ کی میعاد قریباً سولہ سال بنتی ہے۔ آج سے قریباً پندرہ سال اور دو مہینے کے بعد جماعتِ احمدیہ، جس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کے لئے رکھی گئی تھی۔ اپنی زندگی کی دوسری صدی میں داخل ہو رہی ہوگی۔

مَیں نے یہ بھی بتایا تھا کہ سو سال گذرنے پر ہم خدا تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے صد سالہ (اس وقت مَیں نے نام لیا تھا) جشن منائیں گے۔ اور اس سولہ سال کے عرصہ میں یہ بات بھی ہمارے مدِ نظر رہے گی کہ ہم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے پہلی صدی کی بنیادوں کو مضبوط کریں اور دوسری صدی کے استقبال کے لئے حالات کو سازگار بنانے کی کوشش کریں۔

جہاں تک اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ اس تحریک کا تعلق ہے، پہلی صدی زیادہ تر اس کی بنیادوں کو بنانے اور مضبوط کرنے پر خرچ ہوئی ہے اور ہوگی۔ لیکن دوسری صدی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بشارتیں دی ہیں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ کے بابرکت، مقدس، ارفع

اعلیٰ اور افضل وجود

کے ذریعہ اور پھر علمائے اُمت کے ذریعہ جو بشارتیں ملی ہیں اور اب اِس زمانے میں حضرت مہدیٔ معہود علیہ السلام کے ذریعہ جو بشارتیں ملی ہیں اُن سے استدلال کرتے ہوئے مجھے یہ نظر آرہا ہے کہ ہماری جماعت کی

"دوسری صدی غلبۂ اِسلام کی صدی ہوگی"

انشاء اللہ تعالیٰ۔ ہماری زندگی میں، سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی میں دوسری صدی میں اسلام تقریباً ساری دنیا میں غالب آجائے گا۔ اور پھر جو تھوڑا بہت کام رہ جائیگا جماعت کو اسے شاید تیسری صدی میں کرنا پڑے۔

پس جماعتِ احمدیہ کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لئے اور

صد سالہ زندگی

گذارنے پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے اور خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ جھکتے ہوئے پختہ عزم کے ساتھ یہ منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ اِس منصوبے کی بہت سی شقیں ہیں۔ میں نے جلسہ سالانہ کی تقریر میں بتایا تھا کہ مَیں اِس کی تفاصیل

جماعت کی مجلسِ شوریٰ

کے سامنے رکھوں گا۔ مَیں نے یہ بھی بتایا تھا کہ اِس وقت تو مَیں صد سالہ جشن کے نام سے اِس منصوبہ کے متعلق بات کروں گا۔ بعد میں مشورہ کر کے اس کا جو نام مناسب ہوگا اس کا اعلان کر دیا جائے گا۔ چنانچہ اب مشورہ کے بعد مَیں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس کا نام

صد سالہ احمدیہ جوبلی

ہوگا۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی اس حصہ کا نام ہوگا جس کو مَیں نے جشن کہا تھا۔ اور اس کے لئے مَیں نے جماعت کے سامنے جو منصوبہ پیش کیا تھا اس کو ہم **صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ** کہیں گے۔ اور اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے مَیں نے مالی قربانیوں کی جو تحریک کی تھی اُسے ہم

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

کا نام دیں گے۔

اس منصوبہ کو کامیابی کے ساتھ چلانے کے لئے مَیں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر دو کروڑ پچاس لاکھ روپے کی تحریک کی تھی۔ ساتھ ہی مَیں نے اس بات کا بھی اعلان کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت پر اُمید رکھتے ہوئے اگرچہ مَیں یہ تحریک اڑھائی کروڑ روپے کی کر رہا ہوں۔ لیکن یہ رقم پانچ کروڑ تک پہنچ جائے گی۔ مَیں نے اس وقت یہ کہا تھا کہ دوست اپنے وعدے

مجلسِ مشاورت سے قبل

بھجوا دیں۔ پھر مَیں نے یہ اعلان بھی کیا تھا کہ رقوم میرے پاس نہ بھجوائیں کیونکہ اس سے میرا وقت ضائع ہوتا ہے۔ رقوم خزانہ صدر انجمن میں جانی چاہئیں۔ اور وعدے میرے پاس آنے چاہئیں کیونکہ اس سے وعدہ کرنے والوں کے لئے

دُعا کی تحریک

پیدا ہوتی ہے۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل سے اپنی رحمتوں سے نوازتا ہے۔ لیکن ہم عاجز بندوں کا یہ فرض ہے کہ اس کے حضور دعاؤں میں مشغول رہیں۔ اور اس کی رحمت کو جذب کرنے کی کوشش کریں۔

مجلسِ مشاورت میں تو ابھی قریباً دو مہینے کا عرصہ باقی ہے۔ اور ابھی بہت سی پاکستانی جماعتوں کے وعدے نہیں آئے۔ مثلاً شیخوپورہ کی طرف سے سوائے انفرادی یا ایک جماعت

.... اجتماعی وعدہ ... کے ضلع کی طرف سے جماعتی وعدے ابھی تک نہیں پہنچے۔ اسی طرح سرگودھا شہر کا وعدہ پہنچ گیا ہے لیکن ضلع کا وعدہ نہیں پہنچا۔ پاکستان کے اور بھی بہت سے علاقے ہیں جہاں ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ لیکن اُن کے وعدے ابھی تک نہیں پہنچے۔ بہت سے ایسے اضلاع ہیں جنہوں نے اس تحریک میں بہت بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہہ دیا ہے کہ یہ ان کی پہلی قسط ہے۔ اور یہ ان کی طرف سے دوسری قسط ہے۔ یا یہ ان کی تیسری قسط ہے۔ اس کے علاوہ وہ اور اقساط بھی بھجوائیں گے۔

پس جہاں تک جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کا تعلق ہے۔ بہت سی جماعتوں کی طرف سے ابھی تک وعدے موصول نہیں ہوئے۔ تاہم وہ اس سلسلہ میں کام کر رہے ہیں۔ مشاورت سے پہلے پہلے وہ اپنے وعدے ضرور بھجوا دیں گے۔

جہاں تک بیرونِ پاکستان کی احمدی جماعتوں کا تعلق ہے۔ انگلستان میں ہمارے مبلغ یہاں موجود تھے۔ انہوں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر جو وعدہ کیا تھا اس کے ساتھ جب میں نے چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا وعدہ ملا دیا تو یہ ایک کروڑ روپے کا وعدہ بنتا تھا۔ ہمارے مبشر نے ہمیں اس کی یہیں اطلاع دیدی تھی۔ لیکن جب وہاں کی جماعت کو معلوم ہوا تو وہاں کی جماعت کی مجلس عاملہ نے اپنی میٹنگ میں بھی یہی وعدہ کیا۔ اور مجھے بذریعہ تار اطلاع دی۔ اس کے علاوہ ڈنمارک کی جماعت کے سارے تو نہیں لیکن بہت سے وعدے ہمیں مل گئے ہیں۔ گویا بیرونی جماعتوں میں سے اب تک ہمیں صرف ان دو ممالک سے وعدے موصول ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ وہ احمدی دوست جو دیگر ملکوں میں بستے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ اس جماعت کی مالی تحریکوں میں حصہ لیتے ہیں۔ یا جن ممالک کی طرف سے مثلاً

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

میں وعدے آئے تھے وہاں سے ابھی تک وعدے نہیں آئے۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے انگلستان سے قریباً سارے وعدے آ گئے ہیں۔ ڈنمارک سے سارے تو نہیں لیکن بہت سے وعدے آ گئے ہیں۔ ان کے علاوہ جن ممالک میں احمدی دوست بستے ہیں اور جن میں سے بعض ممالک میں ہماری بڑی مضبوط اور مخلص جماعتیں قائم ہیں۔ اور جن کی طرف سے ہمیں ابھی تک وعدے موصول نہیں ہوئے۔ اور مجلسِ مشاورت تک وعدوں کا انتظار ہے۔ وہ مندرجہ ذیل ممالک ہیں:۔

(۱) امریکہ (۲) کینیڈا (۳) مغربی جرمنی (۴) ہالینڈ (۵) سوئٹزر لینڈ۔ (۶) سویڈن (۷) سپین (۸) فرانس (۹) یوگوسلاویہ (۱۰) سعودی عرب۔ (۱۱) مصر (۱۲) ترکی۔ (۱۳) ایران (۱۴) مسقط (۱۵) ابوظہبی (۱۶) عدن۔ (۱۷) بحرین (۱۸) کویت (۱۹) قطر (۲۰) دوبئ (۲۱) انڈونیشیا (۲۲) ملائیشیا۔ (۲۳) آسٹریلیا (۲۴) جاپان (۲۵) جزائر فجی (۲۶) ماریشس (۲۷) سباء۔ (۲۸) برما (۲۹) افغانستان (۳۰) مسلم بنگال (۳۱) بھارت (۳۲) تنزانیہ (۳۳) یوگنڈا۔ (۳۴) کینیا (۳۵) نائیجیریا (۳۶) غانا (۳۷) سیرالیون۔ (۳۸) لائبیریا (۳۹) گیمبیا (۴۰) آئیوری کوسٹ (۴۱) لیبیا (۴۲) آسٹریا۔ (۴۳) سینیگال (۴۴) ناروے (۴۵) آئرلینڈ (۴۶) گی آنا (۴۷) ٹرینیڈاڈ۔ (۴۸) سری لنکا (۴۹) شام (۵۰) زیمبیا (۵۱) سوڈان۔

افریقہ کے بعض دوسرے ممالک میں جہاں ہمارے مشن تو نہیں لیکن جماعتیں قائم ہیں۔ ان کے نام دفتر نے مجھے نہیں دیئے۔ وہ بھی اس میں انشاء اللہ شامل ہو جائیں گے۔

پس یہ ۵۱ ملک ہیں۔ ان میں بھی کسی میں تھوڑی اور کسی میں بہت زیادہ احمدی جماعتیں قائم ہیں۔ انہوں نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ" میں حصّہ لیا تھا۔ مگر ان کی طرف سے ابھی تک "صد سالہ جوبلی فنڈ" میں وعدے نہیں پہنچے۔ میں نے یہ بھی بتایا ہے کہ پاکستان میں بہت سی جماعتیں ہیں۔ جن کے ابھی تک وعدے نہیں پہنچے۔ اس کے باوجود اس وقت تک اڑھائی کروڑ کی مالی تحریک کے مقابلے میں

تین کروڑ بیس لاکھ

سے زائد رقم کے وعدے موصول ہو چکے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں اسلام کی اس نشأۃِ ثانیہ کے زمانہ میں ایک ایسی جماعت بنا دی ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔ یہی وہ جماعت ہے جس کے دل میں یہ تڑپ ہے کہ

جس قدر جلد ممکن ہو

نوعِ انسانی کے دل خدا اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیت لئے جائیں۔ اس لئے اگر اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے تو یہ بھی کچھ بعید نہیں کہ اشاعتِ اسلام کے اس عظیم منصوبہ کے لئے سولہ سال میں پانچ کروڑ سے بھی زائد رقم اکٹھی ہو جائے۔

جہاں یہ بڑی خوشی کی بات ہے وہاں ان ممالک کی تعداد پر جب ہم غور کرتے ہیں تو ہمارے لئے فکر کے لمحات بھی پیدا ہوتے ہیں کہ ابھی دنیا میں بہت سے ایسے ممالک ہیں جہاں ہماری منظم جماعتیں اور مشن قائم نہیں ہوئے۔ اسی لئے اس منصوبے کے ایک ابتدائی حصّے کی رُو سے یہ تجویز تھی کم از کم سَو زبانوں میں (یعنی دُنیا کے مختلف ملکوں میں بولی جانے والی مختلف سَو زبانوں میں)

اِسلام کی بنیادی تعلیم

کے تراجم کر کے بیرونی ملکوں میں کثرت سے اشاعت کی جائے اور اس کے ذریعہ سے وہاں کے باشندوں کی تربیت و اصلاح اور ان کو اسلام کی طرف لانے کی کوشش کی جائے۔

"صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" میں اب تک جو وعدے ہوتے ہیں۔ ان کے متعلق باہر سے خطوط کے ذریعہ دوست پوچھتے رہتے ہیں کہ ان کی ادائیگی کا کیا طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ کیا وہ ہر سال کا اپنا سولہواں حصّہ دیں یا کوئی اور شکل ہو۔ چنانچہ میں اس بارے میں سوچتا رہا ہوں۔ اگرچہ قانون تو اندھا کہلاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے انسان کو تو سُوجاکھا اور صاحبِ بصیرت اور صاحبِ بصارت بنایا ہے۔ میں نے سوچا کہ مختلف شکلوں میں لوگوں کو روپیہ ملتا ہے۔ یعنی آمدنی کی شکلیں مختلف ہیں۔ انسانوں کا ایک گروہ تو وہ ہے جس کے ہر فرد کی ماہانہ آمد بندھی ہوئی ہے۔ مثلاً کہیں نوکر ہیں یا مزدور ہیں اس لئے نوکری کی تنخواہ یا مزدوری کے علاوہ کوئی اَور ذریعۂ آمد نہیں ہے۔ ایک معین رقم ہے جو ہر ماہ ان کو مل جاتی ہے اور بس۔ ایسے لوگوں سے تو میں یہ کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو جتنی بھی توفیق عطا فرمائی ہے اور انہوں نے اس کے مطابق اس فنڈ میں وعدے کئے ہیں وہ اپنے وعدہ کو سولہ پر تقسیم کر دیں۔ اس طرح ہر سال کا جو حصّہ بنے گا اُسے وہ سال کے بارہ مہینوں پر تقسیم کر کے ماہ بماہ اپنا وعدہ دیتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے مال میں برکت ڈالتا چلا جائے گا۔ اس طرح شاید ان کو اس سے زیادہ دینے کی توفیق مل جائے جتنا وہ آج سمجھتے ہیں کہ وہ دے سکتے ہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کی ذات عزّ وجلّ سب خزانوں کی مالک ہے۔ اس کی رحمتیں ہماری قربانیوں اور ایثار کا انتظار کر رہی ہیں کہ کب ہم

عاجزانہ قربانی اور ایثار

کے ساتھ اس کے حضور جھکتے اور اس سے اس کی رحمتوں کو حاصل کرتے ہیں۔

غرض وہ لوگ جن کی ماہانہ بندھی ہوئی آمد ہے، وہ ماہانہ کے حساب سے ادائیگی کریں گے تاکہ اُن کو بعد میں پریشانی لاحق نہ ہو۔ پس یہ قاعدہ تو اُن لوگوں سے تعلق رکھتا ہے جن کی ماہوار آمد بندھی ہوئی اور مقرر ہے۔ لیکن باقی لوگ جن کی آمدنیوں کے ذرائع اور طریق مختلف ہیں ان کے متعلق بھی اصولاً یہی قاعدہ ہو گا کہ وہ ہر سال اس سال کا جو حصّہ بنتا ہے وہ ادا کریں گے۔ لیکن چونکہ اس مالی منصوبہ کے لئے پورے سولہ سال نہیں بلکہ پندرہ سال اور کچھ مہینے ہیں۔ اس لئے پہلے دو سال کا جو وعدہ ہے وہ دو سال کی نسبت سے یعنی کل وعدہ کا ⅛ حصّہ

۲۸ فروری ۱۹۷۵ء سے پہلے

ادا ہو جانا چاہیئے۔ اور اس کے بعد دوست سال بسال عام قاعدہ کے مطابق ادا کریں گے لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے ایک تو ماہ بماہ ادا کرنے والے ہوں گے اور دوسرے دیہات میں بسنے والے زمیندار اور بعض دوسرے لوگ بھی ہوں گے جن کی رہائش دیہات میں ہے۔ انکی آمد عام طور پر ششماہی کے حساب سے ہوتی ہے۔ (یعنی سال میں دو بار آمد ہوتی ہے) اگر وہ یہ خیال کریں کہ سال میں آمد کے دو موقعوں پر ادا کریں گے تو اس لحاظ سے $\frac{1}{32}$ ہو جائیگا۔ گویا وہ ہر آمد یا زمین کی پیداوار کے موقعہ پر $\frac{1}{32}$ اور ہر سال $\frac{1}{16}$ ادا کریں گے۔ سوائے پہلے سال کے جس میں انہوں نے چار فصلوں کے آمد کے لحاظ سے اپنے وعدہ کا $\frac{1}{16}$ حصہ ادا کرنا ہے۔ ان کے علاوہ تاجر پیشہ لوگ ہیں، ڈاکٹر ہیں، وکیل

ہیں، انجینئر ہیں اور صنعتکار ہیں۔ ان کی نہ معین ماہوار آمد ہے۔ اور نہ قریباً معین ششماہی آمد ہے۔ مثلاً ڈاکٹر ہے کسی ماہ اسے زیادہ فیس مل جاتی ہے کسی ماہ اسے کم فیس ملتی ہے۔ اسی طرح آزاد انجینئر ہے، وکیل ہے، تاجر ہے اور صنعتکار ہے۔ انکی بندھی ہوئی یا مقررہ آمد نہیں ہوتی۔ بلکہ ان کی آمد میں اتار چڑھاؤ آتا رہتا ہے۔ ان کی آمد ایک خاص حد کے اندر گرتی بڑھتی رہتی ہے کبھی کم ہو جاتی ہے۔ اور کبھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ تاجروں کے لئے مختلف موسم ہیں جو مختلف وقتوں میں آتے ہیں

پس میں ان (تاجروں ڈاکٹروں وکیلوں، انجینئروں اور صنعتکاروں) سے یہ کہونگا کہ ہم نے چونکہ کام کی ابتداء ابھی سے کرنی ہے۔ اور چونکہ ابتدائی کاموں کے لئے ہم پر

بہت سے ابتدائی اخراجات

پڑ جائیں گے اس لئے وہ ہمت کر کے شروع میں اپنے وعدہ کے سولہویں حصے کی بجائے جتنا زیادہ سے زیادہ دے سکتے ہوں دیدیں۔ یعنی وہ شرح کا خیال نہ رکھیں بلکہ اللہ تعالے نے جس کو جتنی توفیق عطا فرمائی ہے اتنا ادا کر دے تاہم میں ان کو یہ نہیں کہوں گا کہ وہ اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر ایسا کریں۔ لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ تکلیف میں پڑے بغیر وہ پہلے سوا سال میں یعنی ۲۸ر فروری ۱۹۷۵ء سے پہلے پہلے اپنے وعدہ کا جتنا زیادہ سے زیادہ دے سکتے ہوں وہ دے دیں تاکہ شروع میں جو ابتدائی کام کرنے ہیں وہ کئے جا سکیں۔ کیونکہ ہم ان کاموں کو ۱/۱۶ کی نسبت سے تقسیم نہیں کر سکتے۔ مثلاً میں نے کہا تھا کئی جگہ ہمیں نئے مشن کھولنے پڑیں گے وہاں مسجدیں بنانی پڑیں گیں۔ مشن ہاؤسز بنانے پڑیں گے وہاں ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ ہم انہیں ۱۶ سال میں مکمل کریں گے اور ہر سال ان پر ۱/۱۶ حصہ خرچ کریں گے۔ ان پر تو ہمیں جب بھی حالات اور ذرائع میسر آجائیں گے۔ فوری طور پر خرچ کرنا پڑے گا۔ مثلاً زمین مل جائے اور اس پر عمارت تعمیر کرنے کی اجازت مل جائے تو وہاں فوراً مکان بنانے پڑیں گے۔ آجکل غیر ممالک میں خصوصاً (اور یہاں بھی عموماً بھی) جب زمین دیتے ہیں تو شرط لگاتے ہیں کہ اتنے عرصہ کے اندر مثلاً دو سال میں یا تین سال میں جس غرض کے لئے زمین دی گئی ہے۔ اس کے لئے عمارت مکمل کرو۔

غرض ابتداء میں بہرحال نسبت سے زائد خرچ ہوں گے اس لئے جماعت میں سے ایک گروہ ایسا نکلنا چاہیئے۔ جو مذکورہ نسبت سے زیادہ ادائیگی کرنے والا ہو تاکہ اشاعت اسلام کے کاموں میں کوئی روک پیدا نہ ہو۔ مثلاً قرآن کریم کے تراجم کروانے ہیں اور ان کو شائع کرنا ہے۔

قرآن کریم تو برکت سے معمور کتاب ہے۔

خدا تعالیٰ نے اسے ہماری روح کی تسکین کا ذریعہ بنایا ہے۔ اس لئے جہاں تک قرآن کریم کے تراجم کا سوال ہے یہ تو نہیں ہو سکتا کہ ہم قرآن کریم کے ترجمے شائع تو کر سکتے ہوں مگر پھر بھی سولہ سال کا انتظار کریں۔ جب بھی خدا تعالیٰ نے ہم کو توفیق دی ہم بہرحال ان کی اشاعت کریں گے۔ تاکہ ان ممالک میں جہاں یہ زبان بولی جاتی ہے۔ وہ علاقے اسلام کی روشنی سے منور ہوں یہی ہماری اصل غرض ہے۔ جس کے لئے جماعت کو مالی قربانیوں میں حصہ لینے کی تحریک کی جاتی ہے۔

پس چونکہ بنیادوں کو تو ہم نے بہرحال مضبوط کرنا ہے۔ اس لئے ہم نے کام شروع کرنے میں انتظار نہیں کرنا ہے۔ اس لئے جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی ہے اپنا سارا وعدہ ادا کرنے کی وہ سارا دے دیں اور پھر آنے والے سالوں میں تھوڑی تھوڑی جتنی بھی خدا توفیق دے وہ دیتے چلے جائیں۔ یا ۲/۱۶ یا ۳/۱۶ دے دیں مگر وہ اپنے آپ کو تکلیف میں نہ ڈالیں کیونکہ اس کی ہمیں اجازت نہیں ہے۔ بعض دفعہ اس سے ایک قسم کی تنگی پیدا ہو جاتی ہے۔ جو انسان کے لئے ابتلاء کا موجب بن جاتی ہے۔ اس لئے وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے۔ یا اچانک ان کی

آمد کا کوئی ذریعہ

پیدا ہو گیا ہے۔ وہ آگے بڑھیں۔ اور خود کو تکلیف میں ڈالے بغیر نسبت کے لحاظ سے نہیں بلکہ جو ضرورت ہے اس عظیم منصوبہ کی اس کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلے سال جتنا زیادہ سے زیادہ دے سکتے ہیں دے دیں۔

غرض اصولاً تو سوائے پہلے سوا سال کے جس میں ہر ایک کو اپنے وعدہ کا ۵/۱۶ حصہ ادا کرنا ہے ہر سال ۱/۱۶ کے حساب سے ادائیگی ہونی چاہیئے۔ بندھی ہوئی آمد والے دوستوں کے لئے سہولت اسی بات میں ہے کہ وہ ہر ماہ اسی نسبت سے ادا کیا کریں۔ دیہاتوں میں رہنے والے دوست جن کی عام طور پر سال میں دو دفعہ برداشت اور آمد کا ذریعہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ ان دو موقعوں پر کم از کم ۱/۱۶ ہر سال دے دیا کریں مگر پہلے سوا سال میں ۵/۱۶ کے حساب سے ادا کریں۔ تیسرے وہ دوست ہیں جن کی آمد کبھی بڑھ جاتی ہے اور کبھی کم ہو جاتی ہے۔ مثلاً وکیل یا تاجر پیشہ لوگ ہیں یا صنعتکار ہیں جو ملک کی اقتصادی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے لگے ہوئے ہیں۔ اگر اور جب اللہ تعالیٰ ان کے رزق میں فراخی کے غیر معمولی سامان پیدا کر دے (میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایسا ہی کرے) تو وہ نسبت سے

ادائیگی کا انتظار نہ کریں

بلکہ تنگی میں پڑے بغیر جتنا زیادہ سے زیادہ دے سکتے ہوں دیدیں۔ اس طرح ہمارے کام شروع ہی سے تیز تر ہوتے چلے جائیں گے اور ہمارا یہ جو منصوبہ ہے جس کی کامیابیوں کی شکل اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے نتیجہ میں سولہ سال بعد ظاہر ہونی ہے۔ اس میں عظمت اور شان پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ ہم نے اپنے خون اور پسینے کی کمائی سے، ہم نے اپنے جذبات کی قربانیوں سے، ہم نے اپنی جانوں کی قربانی سے اور ہم نے دنیا والوں سے دکھ اٹھا کر خدا تعالیٰ کے حضور سب کچھ پیش کرنے کے نتیجہ میں

اسلام کے غلبہ کے سامان

پیدا کرنے ہیں اس لئے ہماری جو ذمہ داریاں ہیں۔ وہ کسی وقت بھی ہماری نظروں سے اوجھل نہیں ہونی چاہئیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی بشارتیں پوری ہوں اور اس کی رحمتیں ہم پر نازل ہوں۔ ہم عاجز بندے ہوتے ہوئے بھی پورے وثوق اور توکل کے ساتھ یہ امید رکھتے ہیں کہ جتنی ہماری کوشش ہے اللہ تعالیٰ کا فضل اس سے ہزار گنا، لاکھ گنا بلکہ کروڑ گنا زیادہ نتائج نکال دے گا اور ایسا ہی ہو گا انشاء اللہ

یہ ایک منصوبہ ہے اور بڑا پھیلا ہوا منصوبہ ہے اس لئے اس کا حساب رکھنے کی بھی شروع ہی سے فکر کرنی چاہیئے۔ اس کے لئے ابھی باقاعدہ دفتر تو نہیں کھلا لیکن میں نے ایک دوست کو اپنے ساتھ معاون کے طور پر لگایا ہوا ہے۔ ان کو میں نے یہ ہدایت کی ہے کہ جس طرح لائبریری میں کتب کے کارڈ ہوتے ہیں اسی قسم کے کیبنٹ (چھوٹی سی الماریاں) بنا کر شروع ہی سے اس میں اپنا پورا ریکارڈ رکھیں۔ مثلاً کراچی ہے یہ "ک" کے نیچے آجائے گی۔ اور پھر اس کے نیچے حروف تہجی کے لحاظ سے دوستوں کے نام آجائیں گے اس طرح ریکارڈ مکمل ہو جائے گا۔ اگر شروع ہی سے حساب باندھ دیا جائے تو آسانی رہتی ہے۔ لیکن اصل جو ریکارڈ ہے حساب وغیرہ رکھنے کا رجسٹر وغیرہ عمل کرنے کا۔ اس کا کام ضلع کی جماعتوں کو کرنا چاہیئے اگر ضلعی نظام سہولت سے اس طرح کر سکے تو انہیں ضرور کرنا چاہیئے۔ اگر نہ کر سکے تو پھر بڑی جماعتوں کو آزادانہ طور پر یہ کہا جائے کہ جس طرح وہ دوسرے چندوں کے حساب رکھتی ہیں اسی طرح یہ حساب بھی رکھیں لیکن نگرانی ضلعی نظام کرے تاکہ حسابات شروع سے

بالکل صاف اور ستھرے

ہوں۔ کسی وقت بھی ہمیں یہ پریشانی نہ ہو کہ دس پندرہ دن پہلے پانچ سات آدمی لگیں گے تب صحیح شکل حساب کی ہمارے سامنے آئے گی۔

پس جس طرح شروع ہی سے حساب باندھا جاتا ہے (اور اس میں بھی انسانی عقل کافی ترقی کر چکی ہے۔) اس طرح اس کا بھی حساب رکھا جائے اور یاد دہانیاں کرائی جائیں۔ "ذکر" کے حکم کے ماتحت لوگوں کے دلوں میں بشاشت پیدا کی جائے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق جماعت کو ان کی قربانیوں اور ایثار کی طرف توجہ دلائی جائے۔ حکمت کے ساتھ

اور اسی طرح انہوں نے خدا کی راہ میں جو تکالیف برداشت کی ہیں۔ وہ بھی ان کے سامنے لائی جائیں۔ اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے ہمیں جو بشارتیں دی ہیں وہ بھی ان کو بتائی جائیں۔ تاکہ دل میں بشاشت اور انشراح صدر پیدا ہو حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک عظیم مہم ہے۔ جو آسمانوں سے چلائی گئی ہے۔ یہ ایک ایسی تحریک ہے۔ جس کا انسان تصور بھی نہیں کرسکتا۔ نہ احمدیت کے باہر کوئی اس کا تصور کرسکتا ہے۔ اور نہ احمدیت کے اندر خدا تعالےٰ کے حکم کے بغیر کوئی اس کا تصور کرسکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ایک عظیم منصوبہ بنایا۔ اور اس نے جماعت احمدیہ جیسی کمزور جماعت کو کھڑا کرکے کہا کہ میں تجھ سے کام لوں گا۔ غلبہ اسلام کا یہ منصوبہ اتنا بڑا منصوبہ ہے کہ نوع انسان میں اتنا بڑا منصوبہ کوئی منصوبہ نہیں ہے۔ اس لحاظ سے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ نوع انسانی کے لئے جن برکات کا سامان پیدا کیا گیا تھا۔ ان برکات کو ہر فرد بشر تک پہنچانا ہے۔ اور کامیابی کے ساتھ، ان کے دل جیتنا ہے۔ یعنی یہ وہ منصوبہ ہے۔ جس کی ابتداء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک وجود سے ہوئی اور جس کی انتہا بھی آپ ہی کی قوت قدسیہ اور روحانی برکات کے ساتھ مہدی معہود کے ذریعہ مقدر ہے۔

پس یہ ایک بہت بڑا منصوبہ ہے جو دنیا میں تبلیغ اسلام اور اشاعت قرآن کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ انسان جب اس کے بارے میں سوچتا ہے۔ تو اس کا سر چکرا جاتا ہے۔ اگر ہمیں خدا تعالےٰ کا پیار نہ ملتا اگر ہم اللہ تعالےٰ کی رحمتوں کو اپنی زندگیوں میں مشاہدہ نہ کرتے۔ اور اگر ہمارے دماغ میں یہ خیال نہ ہوتا۔ کہ ہم دنیا کے دل خدا اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صرف اللہ تعالےٰ کی تائید اور اور اس کی نصرت ہی سے جیت سکتے ہیں تو ہم بھی خود کو پاگل سمجھنے لگتے لیکن اللہ تعالےٰ کے جس پیار کے نمونے ہم نے اپنی زندگیوں میں خود مشاہدہ کئے ہیں اُن کو دیکھتے ہوئے اور اس علم حقیقی کے حصول کے بعد کہ اللہ تعالےٰ تمام قدرتوں کا مالک ہے۔ اور تمام خزائن کا مالک ہے اور حکم اسی کا چلتا ہے۔ اور وہ اپنے حکم پر اور اپنے امر پر غالب ہے۔ ہم اس علم و معرفت کے بعد اپنی کمزوری اور عاجزی پر نگاہ ڈالنی چھوڑ دیتے ہیں۔ ہم آسمانوں کی طرف اپنی نگاہ کو اُٹھاتے اور اس قادر و توانا خدا کی قدرتوں کے متصرفانہ جلوے دیکھکر خدا پر توکل کرتے ہوئے اعلان کر دیتے ہیں کہ ایسا ہوجائے گا۔ ورنہ ہم کیا اور ہماری طاقت کیا بظاہر یہ ناممکن ہے۔ لیکن خدا نے آج آسمانوں پر یہی فیصلہ کیا ہے کہ اس کی تقدیر سے یہ بات بظاہر ناممکن ہونے کے باوجود بھی ممکن ہو جائے گی۔ اور دنیا کے دل خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیت لئے جائیں گے۔

ایک نیا دور نئی صدی میں شروع ہونے والا ہے۔ میں نے بتایا ہے پہلی صدی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لئے اور دوسری صدی غلبہ اسلام کی صدی ہے اب یہ صدی اور آئندہ آنے والی صدیاں مہدی معہود کی صدیاں ہیں۔ کسی اور نے آکر نئے سرے سے اشاعت اسلام کے کام نہیں سنبھالنے۔ یہ مہدی ہی ہے جو اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں اسلام کے جرنیل کی حیثیت میں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک محبوب روحانی فرزند کی حیثیت میں دنیا کی طرف بھیجا گیا ہے۔ جماعت احمدیہ کی پہلی صدی بھی اسلام کے جرنیل کی حیثیت سے مہدی معہود کی صدی ہے۔ اور دوسری صدی بھی مہدی معہود کی صدی ہے۔ جس میں اسلام غالب آئے گا۔ اس کے بعد تیسری صدی میں تھوڑے بہت کام رہ جائیں گے اور وہ جیسا کہ انگریزی میں ایک فوجی محاورہ ہے۔ Mopping up operation. (یعنی جو چھوٹے موٹے کام رہ گئے ہیں ان کو کرنا) جب تیسری صدی والے آئیں گے وہ خود ہی ان کاموں کو سنبھال لیں گے لیکن ہم جن کا تعلق پہلی اور دوسری صدی کے ساتھ ہے۔ کیونکہ میرے سامنے اس وقت بھی چھوٹی سی جماعت کا ایک حصہ بیٹھا ہوا ہے۔ ان میں سے بہت سے وہ ہوں گے۔ بلکہ میرا خیال ہے یہاں بیٹھنے والوں کی اکثریت وہ ہوگی جو اس دلیری اور شجاعت اور

فرمانبرداری اور ایثار کے جذبہ کیساتھ

پہلی صدی کو پھلانگتے ہوئے دوسری صدی میں داخل ہوں گے اور خدا تعالیٰ کے حضور دینی قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں گے۔ اور وہ بھی اللہ تعالےٰ کی رحمتوں کے نظارے دیکھنے والے ہوں گے کہ اسلام کے غلبہ کے لئے دوسروں کے دلوں میں بھی کوئی شک اور کوئی شبہ نہیں رہا

ہمارے دلوں میں تو آج بھی نہیں ہے لیکن دنیا کی اکثریت بلکہ مسلمانوں کی اکثریت اس شبہ میں ہے کہ ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ اسلام ساری دنیا پر غالب ہو جائے۔ اُن کو یہ نظر نہیں آرہا کہ اسلام کے غلبہ کے سامان پیدا کر دیئے گئے ہیں۔ ہم خدا کی رحمت سے مہدی معہود کے زمانے کو پانے اور آپ کی شناخت کرنے والے ہیں۔ ہمیں یہ نظر آرہا ہے ان بشارتوں کو پورا ہوتے دیکھ کر جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے دی گئی ہیں اور خدا کے اس سلوک کو دیکھکر جو اس کا جماعت سے ہے اور خدا تعالےٰ کے ان معجزات کو دیکھکر جو ہمارے بڑوں اور ہمارے چھوٹوں نے دیکھے ہیں اور جو ہمارے مغرب اور ہمارے مشرق اور ہمارے شمال اور ہمارے جنوب میں ظاہر ہو رہے ہیں ہم علی وجہ البصیرت اس مقام پر کھڑے ہیں کہ

غلبہ اسلام کا زمانہ

آگیا۔ اور یہ زمانہ مہدی معہود کا زمانہ ہے۔ اور وہ صدی جس میں عملاً اسلام ساری دنیا پر غالب آنا شروع ہو جائے گا۔ وہ شروع ہونے والی ہے۔ اس سے پہلے (یعنی موجودہ) صدی میں اسلام کے عظیم محل اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم قلعے کی عمارت کو بنانے کے لئے جن مضبوط بنیادوں کی ضرورت تھی وہ تیار ہوتی رہیں اب صدی ختم ہو رہی ہے۔ قریباً سولہ سال باقی رہ گئے ہیں۔ گویا پہلی صدی میں قربانیاں دینے کے لحاظ سے ایک آخری دھکا لگانا رہ گیا ہے۔ اس کے لئے یہ ۱۶ سالہ سکیم بنائی گئی ہے۔ تاکہ اسلام کے غلبہ کے سامان جلد پیدا ہوں۔

پس اسلام تو انشاء اللہ خدا کے فضل اور اس کی رحمت سے ساری دنیا پر غالب آئے گا۔ دوسرے مذاہب اسلام کے عالمگیر غلبہ کا ابھی احساس نہیں رکھتے البتہ اپنی موت کا احساس ان کے اندر پیدا ہوگیا ہے۔ اگر دوسرے ہمارے مذاہب نے مٹ جانا ہے۔ اور اگر اسلام نے بھی غالب نہیں آنا تو پھر دنیا سے مذہب مٹ جائے گا۔ اور اس کی جگہ دہریت آجائے گی۔ جو لوگ اس وقت دہریہ ہیں۔ وہ اسی زعم میں ہیں۔ اُن کا یہ خیال ہے کہ اب وہ دنیا پر غالب آجائیں گے کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ دنیا کی

بہت بڑی مادی اور فوجی طاقت

ان کے ہاتھ میں ہے اور دنیا کی مجموعی دولت کا ایک بہت بڑا حصہ ان کے پاس ہے اس لئے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی طاقت کی وجہ سے اور اپنی دولت کے نتیجہ میں دنیا پر غالب آجائیں گے مگر ہم جو ایک کمزور جماعت کی طرف منسوب ہونے والے ہیں۔ ان کی باتوں کو سنتے اور ان کی جہالت پر مسکرا سکتے ہیں کیونکہ ساری دنیا کی مادی طاقتیں اور مادی دولتیں ملکر بھی اللہ تعالےٰ کی طاقت کے مقابلہ میں ایک سیکنڈ کے لئے بھی کھڑی نہیں رہ سکتیں غلبہ اسلام کا یہ منصوبہ جو صدیوں پر پھیلا ہوا نظر آتا ہے۔ یہ اتنا لمبا اس لئے نہیں تھا کہ اللہ تعالےٰ ایک سیکنڈ میں اس طرح نہیں کر سکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ اگر میں ساری دنیا کو دین واحد پر جمع کرنا چاہتا تو اس کے لئے میرا حکم دینا کافی تھا لیکن خدا تعالےٰ نے چاہا کہ وہ بندوں کو ایک مخصوص دائرہ کے اندر آزاد چھوڑ دے اور ایسے سامان پیدا کرے کہ وہ رضاکارانہ طور پر دوڑتے ہوئے اس کی طرف آئیں۔ اور محبت الٰہیہ کو حاصل کریں اس طرح وہ اس شلجم سے کہیں زیادہ اللہ تعالےٰ کے مقرب بن جائیں گے جو ایک ترکاری ہے۔ اور خدائی مشیت کے تحت خدا کی رحمت کو حاصل کرتی ہے۔ ظاہر ہے شلجم کے اندر جو غذائی خاصیتیں ہیں ان کو اس نے اپنے زور سے حاصل نہیں کیا خدا نے کہا کہ شلجم کے اندر یہ خاصیتیں پیدا ہو جائیں وہ پیدا ہو گئیں اب اگر انسان کی بھی یہی حالت ہوتی اگر وہ بھی ایک کُن کے حکم سے جبراً مسلمان ہو جاتا ہے۔ یعنی جس طرح شلجم پر جبر ہے خدا کی طاقت نے اس کو پکڑا اور کہا کہ تو میری معین کردہ حدود سے باہر نہیں جا سکتا۔ یا مٹر ہے یا جانوروں میں سے مثلاً گھوڑا ہے بیل ہے یا اونٹ ہے یا سمندری جانور ہے۔ یا درخت ہیں پھلدار اور دوسرے کام آنے والے یا سمندروں میں غذیا

ہیں۔ یہ فضا ہے۔ سورج ہے اور اس کی روشنی ہے یہ سب قانون قدرت میں بندھے ہوئے ہیں لیکن اپنے اپنے دائرے میں بندھے ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی رحمت کو حاصل کر رہے ہیں۔ اگر حی و قیوم خدا نے ان پر اپنی رحمت کا سایہ نہ ڈالا ہوا ہوتا تو ایک سیکنڈ کے لئے بھی ان کا زندہ رہنا ممکن نہ ہوتا۔ لیکن جو رحمت اس نے انسان کے لئے مقدر کر رکھی ہے اس میں اور اس رحمت میں جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ ایک وہ رحمت ہے جو خدا کی رضا کے حصول کے لئے انسان کی رضا کارانہ اور

عظیم اور مقبول جدوجہد

کے نتیجہ میں آسمانوں سے نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے پیار اور محبت کے ساتھ اپنے بندہ کو اٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیتا ہے۔ اس رحمت کا مقابلہ دوسری رحمتوں کے ساتھ جن کے مورد عموماً نباتات اور جانور وغیرہ ہوتے ہیں نہیں ہو سکتا گویا اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اس دنیا میں ہر وہ وجود جو نظر آتا ہے۔ کبھی موجود ہوا اب ہے یا آئندہ ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بغیر نہ تو وجود میں آسکتا تھا۔ نہ نشوونما حاصل کر سکتا تھا اور نہ وہ فائدہ مند چیز بن سکتا تھا۔ لیکن یہ اور قسم کی مربیانہ رحمتیں ہیں جو اس کائنات کی ہر چیز میں نظر آتی ہیں انسان کے لئے ابدی رحمت مقدر ہے۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا تھا کہ وہ اس کی عبادت میں ہمہ تن مشغول رہ کر اس کی رحمتوں سے حصے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے ایک لمبے عرصہ تک ایسے سامان پیدا کئے کہ انسان ارتقائی مدارج طے کرتا ہوا۔ اس دور میں داخل ہو جس میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مقدر تھی۔ اور جس میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت

کا مقصد اور مشن پورا ہونا تھا۔ اور جس کی انتہا اس بات پر ہونی تھی کہ دنیا کا ہر انسان اپنے خدا کی معرفت حاصل کر چکا ہو۔ اور اس کی رحمت سے اس کے پیار سے اس کی رضا سے اس دنیا میں بھی اور اس (آخری) دنیا میں بھی اس کی جنتوں سے حصہ لینے والا ہو

پس بڑا عظیم کام ہے جو ہونا ہے بڑا عظیم کام ہے جس کی تکمیل کے لئے اس کی ساری عظمتوں کے باوجود میرے اور تمہارے جیسے کمزور کندھوں کو چنا گیا ہے ہمیں اس کے لئے قربانی دینی ہے۔ یہ ہمارا کام ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ ہم اس وقت خدا کے حضور پیش کرتے ہیں وہ فی ذاتہ کوئی چیز نہیں کیونکہ اسلام کے مخالفین میں سے ایک ایک آدمی اسلام کے خلاف چلنے والی مہموں کے لئے بسا اوقات پانچ پانچ کروڑ روپے دے سکتا ہے پس سوال پانچ کروڑ روپے کا نہیں یا دس کروڑ روپے کا نہیں سوال تو یہ ہے کہ کس کے ساتھ کس جذبہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حسن کے پیار کے نتیجہ میں اور دعا کے کس جذبہ کے ساتھ ہم نے اپنی حقیر قربانیوں اس کے حضور پیش کیں جنہیں قبول کرکے اس نے اپنی قدرت کی تاروں کو ہلایا اور دنیا نے یہ سمجھا کہ جماعت احمدیہ نے یہ قربانیاں دیں اور اسلام غالب آیا حالانکہ حقیقت یہ تھی کہ جماعت احمدیہ کا وجود اپنی تمام قربانیوں کے باوجود ایک ذرہ ناچیز سے زیادہ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے کرشمے اس مادی دنیا میں تدبیروں میں چھپے ہوئے ظاہر ہوتے ہیں اس نے ایک تدبیر کی اور اس کی تدبیر ہمیشہ غالب آیا کرتی ہے۔ اس کے مقابلہ میں جو تدابیر کی جاتی ہیں وہ غالب نہیں آیا کرتیں —— پس دعاؤں کے ساتھ قربانیوں کے ساتھ ایثار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ جھکتے ہوئے ہم نے اشاعت اسلام کے اس عظیم منصوبہ کو عملی جامہ پہنانا ہے۔ اس سلسلہ میں میرے ذہن میں کچھ نفلی عبادتیں بھی ہیں محض پانچ کروڑ روپے کی تو خدا کو ضرورت نہیں اور نہ ہی اس کو نوافل کی ضرورت ہے۔ لیکن ہمیں ہر چیز قربان کرنے کی ضرورت ہے اس لئے جہاں تک نفلی عبادتوں کا سوال ہے اس کے متعلق انشاء اللہ میں اگلے خطبہ میں بتاؤں گا کہ اس عرصہ (یعنی ۱۶ سال) میں خدا تعالیٰ کی رحمتوں کو جذب کرنے کے لئے ہمیں کیا کیا اور کتنی نفلی عبادتیں کرنی چاہئیں۔

غرض

ہماری دعا ہے۔

کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں مالی قربانیوں کی بھی توفیق دے اور نفلی عبادتوں کی بھی توفیق دے اور پھر اپنے عاجز بندوں کی ان نہایت ہی حقیر کوششوں کو قبول فرماتے ہوئے اپنے وعدہ کے مطابق نہایت ہی عظیم الشان نتائج پیدا کرے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ آمین ؛

گورداسپور سنٹرل جیل میں قیدیوں کو تبلیغ اسلام

بقیہ صفحہ اوّل

اس کے بعد آپ نے لالچ اور کرودھ کے برے نتائج کو پُر اثر مثالوں کے ذریعہ واضح کیا۔ اور بتایا کہ کس طرح لالچ میں آکر یا غصہ اور کرودھ دکھا کر انسان قسما قسم کے گناہوں کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ دوسری تقریر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی ہوئی آپ نے پنجابی زبان میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اسلام نے سب مذاہب سے زیادہ ہمدردی مخلوق کی تعلیم دی ہے اور اس ہمدردی کے جذبہ سے ہم آپ لوگوں کے پاس آئے ہیں۔ اسلام نے نہایت آسان اور فطرت کے مطابق تعلیم دی ہے۔ اور مایوسی دور کرکے امید افزا پیغام سارے انسانوں کو دیا ہے۔ اسی سلسلہ میں مقرر موصوف نے خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین پیدا کرنے کے فوائد اور گناہوں سے نجات پانے کے ذرائع بیان کئے۔ اسی طرح غذا کے روح اور جسم پر اثرات کا ذکر کرتے ہوئے نہایت وضاحت سے اسلامی اصول اخلاق کو پیش کیا اور آخر میں اس بات پر روشنی ڈالی کہ اصل انسانیت مذہب ہی سکھاتا ہے اور مذہب ہی کے اصول پر چل کر دلی اطمینان حاصل ہوتا ہے جس کی آج دنیا کو بہت ضرورت ہے

دونوں مختصر جامع تقاریر ہو چکنے کے بعد عزیزم مولوی عنایت اللہ متعلم درجہ ثالثہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام سے آمین کے لئے چند اشعار خوش الحانی سے سنائے جن میں دنیا کی بے ثباتی کا ذکر کرکے حضور علیہ السلام نے اس سے انسان کو منہ موڑ کر خدا کی طرف متوجہ ہونے کی مؤثر طریق پر تلقین فرمائی ہے

آخر میں زیادہ پر اثر تقریر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی تھی جس کے تمام سامعین بڑے اشتیاق سے سننے کے منتظر تھے۔ آپ نے اپنے مخصوص انداز میں پنجابی زبان میں سامعین سے خطاب کیا سب سے پہلے تو آپ نے فرمایا کہ انسان سب ہی برابر ہیں جب میں خود اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھتا ہوں تو اپنے تئیں بڑا ہی خطاکار پاتا ہوں اس نقطہ نظر سے اپنے آپ کو وعظ کے مقام پر نہیں پاتا تاہم ایک بھائی کے ناطے آپ سے کچھ باتیں کرنے چلا آیا ہوں۔ اور اس وقت میں آپ کو ان بزرگوں مہاتماؤں کی کچھ تعلیمات کی طرف متوجہ کرانا چاہتا ہوں کہ اگر ہم ان کی بتائی ہوئی باتوں پر سچے دل سے عمل کرنا شروع کر دیں تو ہماری زندگی ہر قسم کے دکھ اور پریشانی سے بچ کر ہمیشہ ہی سکھ اور چین کی گذرے آپ نے نوشیروان عادل کی مثال دیکر بتایا کہ اس کے زمانہ کے متعلق مشہور ہے کہ ہر شخص کے ساتھ برابر عدل و انصاف ہونے کے باعث ملک میں ایسا امن تھا کہ بکری بھی شیر کے قریب جانے سے ڈرتی نہ تھی۔

آپ نے فرمایا کہ جیل میں جانا ایسا فقرہ ہے جسکو سن کر ہر ایک چونک پڑتا ہے۔ لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ جیل میں جاتے ہیں سارے کے سارے مجرم یا قصوروار نہیں ہوتے بسا اوقات بے قصور لوگوں کو بھی جیل میں جانا پڑ جاتا ہے۔ اس کے لئے آپ نے نبی اللہ حضرت یوسف علیہ السلام کے قید خانہ میں سالوں سال رکھے جانے کا ذکر فرمایا۔ اسی طرح سیاسی لیڈروں کے جیل جانے کی بعض مثالیں پیش کیں۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے صاحبزادہ صاحب نے حدیث نبوی کا حوالہ دیا کہ دو جنازے گذرے، ان میں سے ایک کے بارے میں صحابہ کرام نے نیک آدمی ہونے کا ذکر کیا اور دوسرے کے بارہ میں برے آدمی ہونے کا اظہار کیا اور حضور نے دونوں کے بارے میں فرمایا "وجبت"۔ جس کا مطلب حضور نے بعد میں یہ فرمایا کہ عام لوگوں کا جو خیال کسی کے بارہ میں ہوتا ہے اس کا بھی بڑا دخل ہوتا ہے اس لئے انسان کو اپنے معاشرہ میں نیک نام بن کر رہنا بڑا ضروری ہے۔

آپ نے قیدیوں کو خاص طور پر مخاطب کرکے فرمایا اگر آپکو یہاں عبادت کرنے خدا کو یاد کرنے اپنی زندگی کو بامقصد بنا لینے کے بارہ میں سوچنے کا اچھا موقع ملا ہے آپ اس سے فائدہ اٹھائیں خدا سے لو لگائیں خدا اپنے بندوں کی دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے اس سلسلہ میں آپ نے حضرت مسیح موعود کی چند مقبول دعاؤں کے نمونے بیان فرمائے آخر میں آپ نے افسران جیل اور تمام قیدی دوستوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے ہمیں یہاں آنے اور اپنے خیالات ان کے سامنے پیش کرنے کا موقع دیا۔ اس طرح آپ کی تقریر کو بڑی توجہ اور انہماک سے سنا گیا۔ اس پر مجلس برخاست ہوئی۔

جلسہ کے دوران مکرم بوٹا رام بزگا۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آفیسر شریک جلسہ رہے سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس اپنی مصروفیت کے سبب تشریف نہ لا سکے وفد کی روانگی کے وقت موصوف نے ملاقات کی اور بتایا کہ ان کی والدہ کی وفات ہو گئی ہے محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنی اور جماعت کی طرف سے اظہار تعزیت کیا ہر دو افسران جیل کے علاوہ چند دوسرے کرمچاریوں سے ہمیں ملنے کا موقعہ ملا سب نے بتایا کہ مکرم سپرنٹنڈنٹ صاحب اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب قیدیوں کی بہبود کے لئے ہر وقت کوشاں ہیں۔ بعد جلسہ جیل کے افسران نے وفد کے جملہ اراکین اور طلباء کی چائے سے تواضع کی اور طالب علموں کی خواہش پر جیل کے بعض حصے [illegible] کے دکھانے کے لئے دکھائے اس طرح [illegible] قریب وفد واپس روانہ ہوا۔ [illegible] صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور مدرسہ احمدیہ کے [illegible] پر گئے ان [illegible] یہ ہیں۔ [illegible] محمد ایوب۔ محمد عمر [illegible]۔ [illegible] عبد المومن [illegible] کے علاوہ [illegible]

مختلف مقامات پر جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ

جماعت احمدیہ مدراس

جماعت احمدیہ مدراس کے زیر اہتمام مورخہ ۲۴ر فروری ۱۹۷۴ء کو شام کے پانچ بجے زیر صدارت مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعت احمدیہ مدراس ایک جلسہ منعقد ہوا۔

مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان کے برادر اصغر احمد اللہ صاحب کے مکان کے سامنے وسیع گراؤنڈ میں منعقدہ اس جلسہ میں لاؤڈ اسپیکر کا معقول انتظام تھا۔ تمام احمدی مردوں اور عورتوں کے علاوہ زیر تبلیغ کئی دوست بھی حاضر تھے۔

عزیزم محمد ابراہیم کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی عزیزم بشارت احمد نے حضرت مصلح موعودؓ کی ایک اردو نظم کا انگریزی ترجمہ جسے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے نظم کی شکل میں اچھے رنگ میں سنایا۔ اس کے بعد عزیز رفیق احمد نے تامل میں اور مہاجر صاحب نے اردو میں حضرت مصلح موعودؓ کی شان میں نظمیں سنائیں۔

اس کے بعد اطفال الاحمدیہ کے نونہالوں نے مختلف زبانوں میں تقریریں کیں۔

اس کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا۔ ...

... مکرم ڈاکٹر پیران شاہ صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے متعلق کی گئی پیشگوئی کا پس منظر اور چند علامات کا ذکر کیا۔

دوسرے نمبر پر مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے پیشگوئی مصلح موعودؓ میں بیان فرمودہ چند علامات پر بہترین رنگ میں روشنی ڈالتے ہوئے ثابت فرمایا کہ یہ تمام علامات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کی ذات اقدس میں پوری ہوئیں۔

مکرم نور الدین صاحب نے ملایالم میں مصلح موعودؓ کے متعلق تقریر کی آخر میں خاکسار نے علامات مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے پہلے اردو میں پھر تامل میں تقریر کی۔

مکرم صدر صاحب نے اپنی اختتامی تقریر میں ہماری ذمہ داریوں کے متعلق اچھے پیرائے میں تقریر کی بعدہ خاکسار نے دعا کرائی اور یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

بعد نماز مغرب و عشاء تمام سامعین مع مستورات کو مکرم احمد اللہ صاحب کی طرف سے بریانی کی پر تکلف دعوت پیش کی گئی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے آمین

خاکسار۔ محمد عمر مبلغ سلسلہ مدراس

جماعت احمدیہ برہ پورہ

۲۰ر تبلیغ (فروری) کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا اہتمام کیا گیا۔ اور ٹھیک بعد نماز مغرب جلسہ کی کاروائی زیر صدارت مکرم محترم سید عبد الباقی صاحب صدر جماعت احمدیہ برہ پورہ شروع ہوئی۔

تلاوت مکرم و محترم شمیم الدین صاحب سیکرٹری صاحب تبلیغ و تربیت نے فرمائی بعد ازاں مکرم سید عبد الغنی صاحب نے نہایت خوش الحانی سے حضرت مصلح موعودؓ کے چند اشعار سنائے۔ اس کے بعد صدر مجلس نے ایک تعارفی تقریر اس جلسہ اور بعض دیگر امور کے متعلق فرمائی اس کے بعد خاکسار نے "پیشگوئی مصلح موعودؓ کا پس منظر" کے تحت تقریر کی اس کے بعد مکرم و محترم شمیم الدین صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کے مقام کے تحت ایک تقریر فرمائی۔

اس کے بعد عزیز خالد احمد اور عابد احمد ابن مکرم و محترم سید نظام الدین صاحب جمیل نے نظمیں پڑھیں۔ جو کہ "برائی" سے صرف اس جلسہ میں شرکت کے لئے اپنے والد صاحب کے ہمراہ یہاں آئے تھے۔

بعد ازاں صدر مجلس نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ خطاب جو آپ نے جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء میں فرمایا تھا پڑھ کر سنایا اور احباب سے جوبلی فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی اپیل فرمائی

آخر میں عزیزم سید عبد الرفیع نے حضرت مصلح موعودؓ کے چند دعائیہ شعر پڑھ کر سنائے خدا کرے اس جلسہ کے بہترین نتائج نکلیں اور بہت سی سعید روحیں اس نشان رحمت کو دیکھ کر سلسلہ میں داخل ہوں آمین۔

خاکسار۔ محمد حمید کوثر مبلغ سلسلہ

جماعت احمدیہ پونچھ

۲۰ر تبلیغ بوقت بعد نماز عشاء احمدیہ بلڈنگ میں مولوی حمید الدین صاحب شمس فاضل کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک منیر حسین صاحب طاہر اور منور احمد تنویر کی نظم کے بعد صدر محترم نے پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر بیان کیا۔ آپ کے بعد نثار احمد صاحب اختر نے پیشگوئی کا متن پڑھ کر سنایا محمد داؤد تبسم نے غیر مبایعین کی ناکامی پر روشنی ڈالی آپ کے بعد منور احمد تنویر صاحب نے حضرت مصلح موعود کی شان از الہامات مسیح موعود پر تقریر کی خاکسار نے مصلح موعودؓ اور ان کے کارناموں پر تفصیلاً روشنی ڈالی آخر میں صدر مجلس نے پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف حصوں کو لے کر اختصار کے ساتھ روشنی ڈالی۔ بعدہ دعا کے ساتھ جلسہ کی کاروائی ختم ہوئی۔

(خاکسار۔ محمد عبد اللہ بھٹی سیکرٹری تبلیغ پونچھ)

جماعت احمدیہ کٹک

بفضل تعالیٰ جلسہ یوم مصلح موعودؓ ۲۰ر تبلیغ ۱۳۵۳ ہش بوقت بعد نماز مغرب بمقام دار التبلیغ او۔ایم۔پی کٹک شہر زیر صدارت مکرم مولوی [illegible] صاحب صدر جماعت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی سید ظفر الدین صاحب بی۔اے نے کی اور نظم مکرم فضل الٰہی صاحب نے پڑھ کر سنائی۔

سب سے پہلے مکرم مولوی سید فضل جلیل صاحب ایم۔اے قائد مجلس خدام الاحمدیہ او۔ایم۔پی کٹک نے جلسہ کی غرض و غایت بتاتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ کی عظیم الشان شخصیت پر روشنی ڈالی اس کے بعد مکرم مولوی ظفر الدین صاحب نے حضرت مصلح موعود کی جاری کردہ تحریک جدید اور وقف جدید کے کارنامے پر ایک تقریر کی

اس کے بعد مکرم سید تقی الدین اور شاہ قادری نے اخبار بدر مصلح موعودؓ نمبر سے چند اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں مکرم مولوی سید غلام ابراہیم صاحب نے "وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا" کے عنوان پر تقریر کی بعدہ خاکسار نے "وہ مسیحی نفس ہوگا" کے موضوع پر تقریر کی اس کے بعد مکرم مولوی سید محمود احمد صاحب منیر نے زیر عنوان "پیشگوئی مصلح موعود از روئے اقوال بزرگان و حدیث تفسیر" کی

اس کے بعد مکرم مولوی غلام مصطفیٰ صاحب پوسٹ ماسٹر نے حضرت مصلح موعود کے ذریعہ غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر تقریر کی آخر میں مکرم صدر صاحب نے حضرت مصلح موعود کے ذریعہ جماعت کی تنظیم اور ترقی پر سیر کن بحث کرتے ہوئے "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" کی حقیقت کو سمجھایا۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب ایم۔بی۔بی۔ایس نے ایک نظم مصلح موعودؓ کے بارے میں سنائی۔ اور یہ مبارک جلسہ شب دس بجے بعد دعا اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ

خاکسار۔ سید محمد موسیٰ مبلغ او۔ایم۔بی سٹیشن کٹک)

جماعت احمدیہ ہاری پاریگام

مورخہ ۲۰ر تبلیغ ۱۳۵۳ ہش کو مسجد احمدیہ ہاری پاریگام میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم عبد الوہاب صاحب ٹھاکر منعقد ہوا۔ جلسہ کی کاروائی کا آغاز مکرم و محترم غلام حسن صاحب آغا کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اور عزیز غلام حسن صاحب پانڈو نے درثمین سے نظم سنائی اس کے بعد خاکسار نے جلسہ یوم مصلح موعودؓ کی غرض و غایت اور اس کے پس منظر پر روشنی ڈالی۔ بعدہ مکرم و محترم محمد منور صاحب ٹھاکر نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا متن سنایا۔ اور ساتھ ساتھ اس کا کشمیری زبان میں ترجمہ بھی سنا دیا۔ دوسری تقریر محترم غلام نبی صاحب ٹھاکر نے کی آپ کی تقریر کا عنوان تھا مصلح موعودؓ کے بارے میں بزرگان سلف صالحین کی پیشگوئیاں۔

تیسری تقریر مکرم و محترم الحاج ولی محمد صاحب ٹھاکر نے "خلافت، مصلح موعودؓ" کے عنوان پر کی اس کے بعد مکرم غلام حسن صاحب شیخ نے ایک نظم سنائی اس اجلاس کی پانچویں اور آخری تقریر خاکسار نے خلافت کی اہمیت اور اس کی ضرورت کے موضوع پر کی خاکسار نے آیت استخلاف تلاوت کرکے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی خلافت کو بیان کیا۔ اور خلافت کی اہمیت اور برکات پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد یہ بابرکت جلسہ بخیر و خوبی دعا کے ساتھ ختم ہوا۔

خاکسار محمد عبد اللہ فرخ مبلغ ہاری پاریگام

درخواست دعا: مکرم عبد العزیز صاحب مبشر بڈھانوں کے برادر مکرم غلام نبی صاحب بٹ اور فضل حسین صاحب کے ہاں کوئی نرینہ اولاد نہیں احباب ان کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار۔ شبیر احمد صاحب ناصر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

ضلع ترونیلویلی (تامل ناڈو) میں کامیاب تبلیغی سرگرمیاں

ایک عبرت ناک واقعہ!!

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج تامل ناڈو

تامل ناڈو کے ترونلویلی ضلع میں احمدیت ایک موضوعِ بحث بنی ہوئی ہے۔ اور تعلیم یافتہ نوجوان طبقہ بہت دلچسپی سے اس کا مطالعہ کر رہا ہے۔ ہمارے تامل رسالہ "راہِ امن" کی مقبولیت اور اس میں حق پسند نوجوانوں کی دلچسپی دیکھ کر دقیانوسی علماء اور ان کے فرسودہ خیالات و عقائد کو بہت بڑی ٹھیس پہنچی ہوئی ہے۔

چنانچہ انہوں نے اپنے رسالوں اور پلیٹ فارموں کے ذریعہ احمدیوں کے خلاف باقاعدہ اعلانِ "جہاد" شروع کر دیا ہے۔ اور ہمارے خلاف مختلف منصوبے تیار کئے ہوئے ہیں۔

الاسلام اور راہِ امن

چنانچہ چند ماہ قبل ایک تامل ماہنامہ الاسلام کے ایڈیٹر صاحب سے گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ دورانِ گفتگو معلوم ہوا کہ بعض نام نہاد علماء اور ان کے رسالوں نے یہ غلط پروپیگنڈا کرنے کا منصوبہ بنایا ہے کہ احمدیوں کو اسرائیل سٹیٹ سے بڑی بڑی رقوم مل رہی ہیں۔ اور یہودی احمدیوں کو ساتھ ملا کر مسلمانوں کے خلاف سرگرمِ عمل ہیں۔ وغیرہ۔

اِس مخالفانہ پروپیگنڈا کو اس طرح ہوا دی گئی کہ ترونلویلی سے نکلنے والے ایک تامل رسالہ "جماعۃ العلماء" کی جنوری ۷۴ء کی اشاعت میں "قادیانی، مسلمانوں کے لئے زہریلے ٹیکے ہیں!" کے زیرِ عنوان ایک معاندِ احمدیت ابوالحسن علی ندوی صاحب کے ایک مضمون کا ترجمہ کر کے اور رابطہ العالم الاسلامی کے حوالہ سے ایک مضمون شائع کیا ہے۔

اِس زہر آلود مضمون میں بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مقدس ذات اور احمدیوں کے خلاف نہایت اوچھے انداز میں، سوقیانہ الفاظ استعمال کرتے مختلف قسم کے اعتراضات اور الزامات عائد کئے اور اس طرح احمدیوں کے خلاف مسلمانوں میں غلط فہمیاں پھیلانے اور ان کے سادہ اذہان کو احمدیت کے بارہ میں مسموم کرنے کی مذموم کوشش کی ہے۔

اس کے جواب میں خاکسار نے رسالہ "راہِ امن" کی فروری ۷۴ء کی اشاعت میں ایک مضمون لکھا اور تمام غلط اور جھوٹے الزامات کا ناقابلِ تردید دلائل و براہین اور تاریخی شواہد سے جواب دیا۔ نیز اسی اشاعت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک جلالی خطبہ کا اقتباس بھی شائع کیا جس میں حضور نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے اشتہار "الکفر ملّۃ واحدۃ" کا حوالہ دیا تھا۔

اِس جوابی مضمون کی افادیت کے پیشِ نظر اس پرچہ کی زائد کاپیاں شائع کرائی گئیں جس کے زائد اخراجات ایک مخلص احمدی مکرم خضر محی الدین صاحب نے برداشت کئے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

میلاپالئم میں تبلیغ

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے ارشاد کے مطابق مورخہ ۹-۱۰ فروری کو میلاپالئم ضلع ترونلویلی میں منعقد ہونے والے تبلیغی جلسہ میں شرکت کے لئے خاکسار مورخہ ۸ فروری کو مدراس سے روانہ ہوا۔ خاکسار کے ہمراہ مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعت احمدیہ مدراس اور مکرم خلیل احمد صاحب نائب ایڈیٹر راہِ امن بھی تھے۔

جب ہم دوسرے دن میلاپالئم پہنچے تو یہ معلوم ہوا کہ رسالہ جماعۃ العلماء میں ہمارے خلاف شائع شدہ زہریلے مضمون کا یہاں بہت چرچا ہے۔ اکثر مسجدوں اور مسلمانوں کی مجلسوں میں یہ مضمون باقاعدہ اور نمایاں رنگ میں چسپاں کیا گیا تھا۔ اور ان کے درمیان یہی ایک موضوعِ بحث بنا ہوا تھا۔ اس ماحول سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اور ان کے اعتراضات کا جواب دینے کے لئے یہاں کے پبلک بازار میں دو روزہ جلسہ ہوا۔ ان دونوں جلسوں میں خاکسار کے علاوہ مکرم مولوی محمد علی صاحب فاضل، مکرم محی الدین علی صاحب، مکرم پروفیسر مبارک احمد صاحب ایم ایس سی اور مکرم خلیل احمد صاحب نے تقاریر کیں۔ اور مخالفوں کے تمام اعتراضات کا جواب دیا۔ دونوں روز مغرب تا عشاء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ویڈیو ٹیپ تقریر (امن کا پیغام) کا تامل ترجمہ Tape recorder کے ذریعہ لاؤڈ سپیکر پر سنایا گیا۔ عشاء کے بعد جلسہ شروع ہو کر کافی دیر تک جاری رہتا رہا۔

دونوں جلسوں میں غیر معمولی طور پر کثیر تعداد میں لوگ جمع تھے۔ جلسہ کے معاً بعد رسالہ "راہِ امن" کثیر تعداد میں فروخت ہوا۔ جس میں مذکورہ زہریلے مضمون کا جواب تھا۔ نیز مقامی اخبار میں بھی اس رسالہ کے بارے میں اشتہار شائع کیا گیا تھا۔

اِس طرح جہاں ہمارے خلاف شائع شدہ مضمون پڑھا جا رہا تھا وہاں اس کا جواب پڑھا جانے لگا۔ اور لوگوں کو حقیقتِ حال معلوم ہوتی رہی۔ گویا کہ اس وقت میلاپالئم اور اس کے مضافات میں خدا تعالیٰ نے بہت ہی تبلیغی ماحول پیدا کر دیا۔

مورخہ ۱۱ فروری کی صبح منعقدہ تربیتی اجلاس میں اس سازگار ماحول سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لئے مختلف تجاویز پر غور کیا گیا۔

سنٹرل جیل میں تبلیغ

حسبِ سابق مورخہ ۱۰ فروری بروز اتوار صبح ۱۰ بجے ہم تینوں اور مکرم خضر محی الدین صاحب Palaim Kottai سنٹرل جیل میں گئے۔ وہاں کے Auditorium میں ہمارے منتظر دو نومبائع احمدیوں اور دیگر زیرِ تبلیغ قیدیوں سے ملاقات کی۔ اور موقع و محل کے مطابق اسلام کی حقانیت اور احمدیت کی صداقت پر بات چیت ہوتی رہی اور دو گھنٹے کے بعد ہم وہاں سے رخصت ہوئے۔

سانان کلم

یہاں ۱۹۱۷ء میں محترم سید احمد صاحب مرحوم کی کوشش سے جماعت احمدیہ قائم ہوئی تھی۔ انہوں نے تامل زبان میں بہت سی کتابیں اور لٹریچر شائع کئے تھے۔ یہاں ایک بہت بڑی اور خوبصورت مسجد بنی ہے۔ محترم حضرت مولانا عبد اللہ صاحب فاضل مرحوم کے ساتھ اس علاقہ کے مشہور علماء کے مسائل احمدیت پر مناظرے بھی ہوتے رہتے تھے۔

اب چند سال سے یہاں کے اکثر احباب ملازمت اور تجارت کے سلسلہ میں مدراس اور سیلون وغیرہ میں رہائش پذیر ہیں۔ اس لئے پچھلے دس پندرہ سال سے کوئی پبلک جلسہ منعقد نہیں ہوا تھا۔ اس جمود کو توڑنے کے لئے ایک جلسۂ عام کا اہتمام کیا گیا۔

مورخہ ۱۱ فروری کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ کے سامنے مکرم مولوی محمد علوی صاحب صدر جماعت مقامی کی زیرِ صدارت جلسہ ہوا۔ مغرب تا عشاء حضور اقدس کی تقریر کا ترجمہ ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ سنایا گیا۔ بعد نماز عشاء جلسہ شروع ہوا۔ جس میں مکرم محی الدین علی صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض، احمدیت کی صداقت اور دیگر مسائل پر روشنی ڈالی۔ حسبِ پروگرام ۱۰ بجے شب جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

مخالفوں کی کوششیں

اس علاقہ میں یہ رواج ہے کہ ہر مسجد میں پنج وقتہ اذان سے قبل لوگوں کو ہوشیار کرنے کے لئے زور سے نقارہ (ڈنکا) بجایا جاتا ہے۔ یا کسی محلہ میں کوئی خاص واقعہ یا خطرہ درپیش ہو تو اس محلہ کی مسجد میں نقارہ بجایا جاتا ہے۔

شاید ہمارے جلسہ سے اس محلہ کے لوگوں کو کوئی خطرہ لاحق ہو چکا تھا کہ جلسہ ختم ہوتے ہی محلہ کی مسجد سے ڈنکے کی زوردار آواز سنائی دینے لگی۔ لوگ اس مسجد میں جمع ہو کر مشورہ کرنے لگے۔

دوسرے دن صبح مقامی پولیس سٹیشن سے دو سپاہی ہماری مسجد میں آئے۔ اور کہا کہ آپ لوگوں کو سب انسپکٹر صاحب طلب کر رہے ہیں۔ جب ہم سٹیشن پہنچے تو معلوم ہوا کہ رات بارہ بجے کے قریب غیر احمدیوں نے پولیس سٹیشن جا کر ہمارے خلاف شکایت پیش کی ہے۔ ہم نے سب انسپکٹر کو جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت اور اس کی امن پسند پالیسی اور عالمگیر حیثیت کا ذکر کیا۔ تمام باتیں غور سے سننے کے بعد انہوں نے کہا میں دوسرے مسلمانوں کے علماء کو بھی بلا رہا ہوں تاکہ آپ دونوں فریق میرے سامنے اپنے اپنے عقائد کو پیش کریں۔ چنانچہ انہوں نے دو سپاہیوں کو ان کے علماء کو بلانے کے لئے بھیج دیا۔ لیکن ان کی طرف سے کوئی نہ آیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ بہت مرعوب ہو گئے اور ہمارے خلاف خواہ مخواہ شکایت بھیج کر پچھتانے لگے ہیں۔

ہم اپنا مقررہ پروگرام تبدیل کر کے ... ایک دن ان غیر احمدی مولویوں ... انتظار ... رہے۔ لیکن ان کی طرف سے کوئی ...

اس کے بعد خاکسار وہاں سے روانہ ہو کر کوٹار۔ ٹرونڈرم ... وغیرہ جماعتوں کا ... کرتے ہوئے مورخہ ۲۰ فروری ... [illegible]

(باقی ... ہو صفحہ کالم ۱-۲ پر)

وصیتیں

نوٹ: یہ وصایا منظوری سے قبل اخبار میں اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی وصیت کے متعلق کسی شخص کو کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر وہ اس کے متعلق دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو مطلع کریں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۹۲۹ - میں عبدالرحیم ٹاک ساہد ولد خواجہ محمد خضر صاحب ٹاک مرحوم۔ قوم احمدی مسلمان۔ پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن باسو یاڑی پورہ ڈاک خانہ یاڑی پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ فتح (دسمبر) ۱۳۵۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری غیر منقولہ جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے البتہ ایک مکان ہے جو میرے بڑے بھائی صاحب کے ساتھ مشترکہ ہے۔ منقولہ جائیداد میں ایک ٹرانسسٹر ریڈیو ہے جس کی قیمت مبلغ ایک سو اسی (۱۸۰/-) روپے ہے۔ میرا گذارہ میری ماہوار تنخواہ ۲۰۰/- روپے پر ہے جو مجھے محکمہ تعلیم سے جہاں میں ملازمت کر رہا ہوں ملتی ہے۔ میں اپنی منقولہ جائداد اور اپنی ماہوار آمد کے $\frac{1}{10}$ (دسویں) حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ مذکورہ غیر منقولہ جب بھی میرے تصرف میں آئے اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز اس کے علاوہ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جس قدر بھی جائداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد: عبدالرحیم ٹاک موضع باسو ڈاک خانہ یاڑی پورہ تحصیل کولگام ضلع اننت ناگ۔

گواہ شد: عبدالسلام ٹاک موصی موضع ڈاک خانہ یاڑی پورہ۔

گواہ شد: میر عبدالرحمٰن موصی ساکنہ یاڑی پورہ۔ تحصیل کولگام۔ ضلع اننت ناگ۔

وصیت نمبر ۱۳۹۳۰ - میں حمیدہ بشریٰ بنت چوہدری محمود احمد صاحب عارف قوم ڈوگر۔ پیشہ طالب علم۔ عمر ۱۹ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۷۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ ابھی تعلیم حاصل کر رہی ہوں۔ مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے مبلغ پانچ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میرے پاس ایک رسٹ واچ ہے جس کی قیمت مبلغ ۸۰/- روپے ہے۔ اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اپنی زندگی میں آئندہ جو جائداد بناؤں گی یا کوئی ذریعہ آمد ہوگا تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت میری جو جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو اس ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ حمیدہ بشریٰ محلہ احمدیہ قادیان۔ گواہ شد محمود احمد عارف درویش والد موصیہ ۲۴/۱۲/۷۳ - گواہ شد عبدالحق درویش قادیانی - ۲۴/۱۲/۷۳

ضلع ترونیلویلی میں کامیاب تبلیغی سرگرمیاں --- بقیہ صفحہ (۹)

ایک عبرتناک واقعہ خاکسار کے یہاں پہنچنے کے بعد ساتان کلم سے یہ اطلاع ملی کہ مورخہ ۱۹ فروری کو بعد نماز عشاء ہمارے مخالفوں کی طرف سے اسی علاقہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں ایک مولوی صاحب جو قریبی گاؤں کی ایک مسجد کے پیش امام تھے انہوں نے ہمارے خلاف ایک طویل تقریر کی۔ اس تقریر میں انہوں نے احمدی عقائد کو توڑنے کی بجائے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور احمدیوں کو ننگی گالیاں دیں اور کافر اور مرتد ہونے کے فتوے دیئے۔ اور بالآخر احمدیوں سے مکمل بائیکاٹ کرنے پر کہا! اور اظہار تعلی کرتے ہوئے کہا کہ وہ اسی جگہ تین روز تک تقریری سلسلہ جاری رکھیں گے۔

لیکن خدا تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ دوسرے ہی دن ساڑھے نو بجے انہیں ہارٹ اٹیک ہوا۔ یعنی دل کا دورہ پڑا۔ کئی ڈاکٹروں کو بلایا گیا۔ اور سب نے جواب دے دیا۔ اس طرح ایک گھنٹہ کے بعد ہی second attack میں یہ فوت ہو گئے!!

فاعتبروا یا اولی الابصار!

دعا فرمائیں کہ ہمارے مخالفوں کو اس عبرتناک واقعہ سے سبق حاصل کرنے کی توفیق ملے۔ اور احمدیت کی صداقت اُن پر واضح ہو جائے اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں انہیں بھی خدمت دین کی توفیق ملے۔

وصیت نمبر ۱۳۹۳۱ - میں طاہر احمد عارف ولد محمود احمد صاحب عارف قوم ڈوگر پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۷۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ ابھی تعلیم حاصل کر رہا ہوں۔ مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے مبلغ پانچ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ تعلیم سے فراغت کے بعد جب کوئی ذریعہ آمد ہوگا یا اپنی زندگی میں جو بھی جائداد پیدا کروں گا تو اس کا $\frac{1}{10}$ حصہ وصیت ادا کروں گا۔ نیز میری وفات کے وقت جو میرا ترکہ ثابت ہو اس جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد: طاہر احمد عارف متعلم جامعہ دینیہ محلہ احمدیہ قادیان ۲۴/۱۲/۷۳

گواہ شد محمود احمد عارف درویش والد موصی ۲۴/۱۲/۷۳ - گواہ شد عبدالحق قادیانی درویش۔

وصیت نمبر ۱۳۹۳۲ - میں سردار خان ولد نور خان صاحب قوم پڈپا پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۱ء ساکن پربت سر ڈاک خانہ خاص ضلع ناگور صوبہ راجستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میرے والدین بفضلہ تعالیٰ بقید حیات ہیں اس لئے میری اپنی پیدا کردہ جائداد درج ذیل ہے۔

(۱) ۷ بیگھہ زمین مشترکہ تین بھائیوں کے درمیان ہے جس کی موجودہ قیمت اندازاً دو ہزار روپے ہے جس کے $\frac{1}{3}$ کا میں مالک ہوں۔ (۲) ہرکلس سائیکل قیمت ۶۰/- روپے۔ کلائی گھڑی قیمت ۱۲۰/- روپے۔ بصورت ملازمت (اودے پور کاٹن مل راجستھان) مبلغ یکصد ... ہے۔ اور مہنگائی الاؤنس اس کے علاوہ ہے۔ جس کی کوئی شرح مقرر نہیں ہے۔ میرا ... حصہ جو کہ ۱۸/- روپے ہے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں نیز میں اپنی آمد کے ... حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ میری آمد کی کمی بیشی پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو برابر دیتا رہوں گا۔ میری وفات کے وقت میرا جو بھی ترکہ ثابت ہوگا اس کے بھی $\frac{1}{10}$ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

تفصیل موروثی جائداد: ... بیگھہ زمین اور ایک مکان پختہ واقعہ پربت سر دو مکان کچے والد صاحب کے قبضہ میں ہیں۔ جب جائداد تقسیم ہوگی تو اس کی تفصیل سے بھی دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کر دیا جائیگا۔

العبد سردار خان (بزبان ہندی) گواہ شد سید بدرالدین انسپکٹر وقف جدید۔

گواہ شد: فرید احمد کارکن دفتر وقف جدید۔

وصیت نمبر ۱۳۹۳۳ - میں بشارت احمد محمود ولد ہدایت اللہ صاحب قوم بھٹی مسلمان۔ پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن چارکوٹ ڈاک خانہ دھیری اربیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر حال قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائداد زمین ملکیتی ۲۱ کنال واقعہ موضع چارکوٹ جس کی قیمت مبلغ ۳۰۰۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اسی کل جائداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں کہ میری وفات کے وقت جو بھی ترکہ ثابت ہوگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کے علاوہ $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرا گزارہ اس وقت اس آمد پر ہے جو بصورت کارکنیت دفتر دعوۃ و تبلیغ قادیان ہے جو کہ ماہوار ۱۴۰/- روپے ہے۔ میں اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میری آمد کی کمی بیشی پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد: بشارت احمد محمود کارکن دفتر دعوت و تبلیغ

گواہ شد: حکیم محمد دین مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم قادیان۔

گواہ شد: عبدالرحمٰن۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان۔

درخواست دعا

میرے لڑکے سید نعیم احمد نے "سینیئر کیمبرج" کا امتحان دیا ہے۔ جس کے رزلٹ جلدی آنے والے ہیں۔ میں اپنے تمام بھائیوں اور بہنوں سے گذارش کرتی ہوں کہ اس بچے کی اعلیٰ کامیابی کے لئے خصوصی دعائیں کریں۔ خداوند کریم اسے اچھی صحت اور لمبی زندگی عطا کرے۔ دینی و دنیاوی دولت سے مالا مال کرے۔ اسلام اور احمدیت کی خدمت کرنے کا موقعہ دے۔ آمین ثم آمین۔

ناچیز۔ عذرا شمیم۔ آرہ۔ بہار۔

"خلافت کے بغیر اندھیرا" بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

اُمّتِ مرحومہ میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم کئے جانے کی خوشخبری دے رکھی ہے۔ اور ان علامات کا بیشتر حصہ جو امام مہدی کے ظہور کے لئے احادیث میں بیان ہوا اس زمانہ میں پورا ہوتا صاف نظر آرہا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ جس مقدس وجود نے اس زمانہ میں امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور اس کے ذریعہ سے خلافتِ حقّہ کا اجراء بھی ہوچکا، اس کے دعویٰ پر سنجیدگی سے غور نہ کیا جائے۔ اور جاری شدہ خلافت سے وابستہ رہ کر دلوں کے اندھیرے دُور کرنے کی طرف توجہ نہ دی جائے۔ آپ نے دیکھ لیا کہ احمدیہ جماعت اُن برکات سے حصّہ پا رہی ہے جو خلافت سے متعلق ہیں۔ وہ ایک ہاتھ پر جمع ہو کر ساری دنیا میں تبلیغ و اشاعتِ دین کا ایسا کام کر رہی ہے جس کی نظیر نہیں ملتی۔ پس اب یہ برادرانِ اسلام کا اپنا اختیار ہے کہ چاہیں تو امام مہدی کے ذریعہ قائم ہونے والی خلافت سے وابستہ ہو کر وہ بھی اُن اندھیروں سے نکل آئیں جن میں وہ خلافت کے بغیر مدتوں سے پڑے آ رہے ہیں۔

یاد رکھیں! آیتِ استخلاف کی رُو سے منصبِ خلافت پر قائم کرنا خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ کسی فردِ بشر کے اختیار میں نہیں کہ اپنی پسند کے مطابق کسی شخصیت کو اس منصبِ جلیلہ پر فائز کر سکے۔ خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے فیصلہ ہو چکا۔ جس نے آنا تھا آچکا۔ جس کے ذریعہ سے موعودہ خلافت کی بنیاد پڑنی تھی پڑ چکی۔ اب بہتری اسی میں ہے کہ فرشتے بن کر خلیفۃ اللہ کے سامنے جُھک جائیں۔ یاد رکھیں اباء و استکبار کا نتیجہ نہ پہلے اچھا رہا ہے اور نہ اس زمانہ میں اچھا ہو سکتا ہے۔ چودھویں صدی بھی ختم ہونے میں آگئی۔ اب تو اس کے صرف سات سال باقی ہیں۔ گزشتہ ۹۳ سالوں میں آپ لوگوں کا منتظر امام مہدی ظاہر نہ ہوا تو آئندہ کیا ظاہر ہونا ہے۔ جس نے ظاہر ہونا تھا ہو چکا۔ اس کے ظہور کے ساتھ اسلام کے لئے روشن دن بھی طلوع ہو چکا۔ احمدی مبلغین اسی نور کو لے کر اکنافِ عالم میں پھیل چکے ہیں۔ بیرونی دُنیا اس نور سے بڑھ چڑھ کر حصّہ لے رہی ہے۔ اہلِ ہند کے لئے بھی یہ وقت ہے کہ وہ بھی ہمت کر کے اندھیروں سے نکل کر روشنی اور نور کی طرف آنے کی سعی کریں۔ اُن پر ذمہ داری نسبتاً زیادہ ہے۔ کیونکہ اسی سرزمینِ ہند سے اس نور کی کرنیں پھوٹیں۔ اور ساری دُنیا میں پھیلنے لگیں ــــ پس مبارک ہے وہ جو وقت کی نزاکت کو پہچانتا اور اس کے مطابق اپنے اندر تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ ضرورت ہے اس بات کی کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ کے فیصلہ کے مطابق مسلمان پہلے خود اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں تا خُدا بھی ان کی حالت کو بدل دے۔

فھل من مدکر !!

درخواستِ دعا: خاکسار نے بڑی محنت کے ساتھ ایک کٹی پالی تھی حال ہی میں جوان ہو کر بھینس بنی اس پر میرے گھر والوں کا زائد گزارہ چلتا تھا۔ لیکن ۲۵؍۲ کو اچانک اپھارا ہو جانے سے بھینس مر گئی جس کی وجہ سے مجھے سخت مالی نقصان اور پریشانی ہے احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ میرے اس نقصان کی بہتر طور پر تلافی فرمائے اور میرے اہل و عیال کے گزارہ کی بابرکت صورت بھی بنا دے۔ خاکسار محمد دین بدر درویش قادیان۔

مالی سال کی آخری سہ ماہی!

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا مالی سال ختم ہونے میں صرف ۱½ ماہ باقی ہے!

۳۰ اپریل ۱۹۷۴ء کو مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے نظارت ہذا جملہ احباب جماعت اور عہدیداران مال و مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنی دیگر مصروفیات سے وقت نکالتے ہوئے اس اہم کام کی طرف بھی خاص توجہ فرمائیں۔ اور کُل بجٹ کو جلد از جلد پورا کریں۔

بجٹ کی ۳۱؍۱ تک کی پوزیشن تمام سیکرٹریان مال کی خدمت میں بھجوائی جا چکی ہے۔ عہدیداران مال و مبلغین کرام ہر نادہند اور بقایا دار کے پاس پہنچیں۔ اور اس مالی قربانی کی اہمیت اور سلسلہ کی ضروریات سے آگاہ فرمائیں۔ تا اُن کے دلوں میں بھی ایمانی جذبہ پیدا ہو اور بشاشتِ قلبی سے اپنی سستی کا انسداد کر سکیں۔

احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اس عہد کو سامنے رکھیں کہ

"میں دین کو دُنیا پر مقدم رکھوں گا"

جب آپ اس پر عمل فرمائیں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے دروازے آپ پر کُھل جائیں گے۔ پس خوش قسمت ہیں وہ احباب جو دین کو دُنیا پر مقدم رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے دین کے لئے اپنے وعدوں کو پورا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

اعلانِ دورہ تحریکِ جدید

مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل (مبلغ انچارج آندھرا) باجازت نظارت دعوۃ و تبلیغ ماہِ رواں کے آخر میں چندہ تحریکِ جدید کی وصولی وغیرہ کے لئے علاقہ اڑیسہ کا دورہ شروع کریں گے۔ اور تاریخ آمد سے خود ہر ایک جماعت کو مطلع کریں گے۔

امید ہے احباب و عہدیداران حسب سابق تعاون فرمائیں گے۔

اللہ تعالےٰ آپ سب کے ساتھ ہو آمین ؛

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کاروں

کے ہر قسم کے پُرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پُرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں۔ پتہ نوٹ فرمالیں:-

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS,
16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

تار کا پتہ: "AUTOCENTRE"

فون نمبرز: دکان ۲۲-۱۶۵۲ ، ۲۲-۵۲۲۲ ؛ مکان ۳۴-۴۵۱

کریم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں ــــ!!

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۵ بی/۱ فیئرس لین کلکتہ ۱۲

AZAD TRADING CORPORATION,
5B/1 PHEARS LANE CALCUTTA - 12.
PHONE NO. 2.. - 3407

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹروں کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے AUTOWINGS کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32 SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004
TELEPHONE NO. —— 76360.

آپ کا چندہ اخبارِ بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ آئندہ ماہ اپریل ۱۹۷۴ء کی کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے بذریعہ اخبار بدر بطور یاددہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنا چندہ اپنی پہلی فرصت میں ادا کریں۔ تاکہ آئندہ آپ کے نام اخبار جاری رہ سکے۔ اور آپ کی عدم ادائیگی کی وجہ سے آپ کا اخبار بند نہ ہو جائے۔ جس سے کچھ وقت کے لئے مرکزی حالات اور اہم دینی و علمی مضامین کی آگہی سے محروم ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو آمین ۔ مینیجر بدر قادیان

نمبر خریداری	اسماء خریداران	نمبر خریداری	اسماء خریداران
L ۱	مکرم امیر مقامی قادیان	۱۶۲۰	مکرم اختر الحق صاحب
L ۸	دفتر وکیل المال تحریک جدید	۱۶۲۳	" صوفی عبد الشکور صاحب
L ۱۲	محترمہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان	۱۶۳۱	محترمہ نور جہاں بیگم صاحبہ
L ۱۷	مکرم انچارج صاحب وقف جدید	۱۶۶۹	مکرم شہزادہ پرویز صاحب
L ۲۶	" صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ	۱۶۸۶	" مولوی اکبر صاحب پونچھی
L ۲۹	" مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل	۱۶۸۷	" حکیم سلیم الدین صاحب انصاری
۱۰۱۸	" کمال الدین صاحب	۱۷۵۹	" مولانا عبد الحنان صاحب عبقری
۱۱۶۵	محمد علی لائبریری کلکتہ	۱۸۶۰	" محمد یونس صاحب میرٹھ
۱۱۷۱	سنٹرل لائبریری حیدرآباد	۱۸۶۸	انجمن احمدیہ سورت
۱۱۹۹	مکرم محمد تقی صاحب	۱۹۲۸	مکرم محمد مظاہر حسین صاحب
۱۲۰۵	محترمہ ننھی بو صاحبہ ہبلی	۱۹۷۲	" میر عبد الرحمٰن صاحب
۱۲۶۸	مکرم دادا بھائی میرجی	۲۰۳۹	" محمد شمس الحق صاحب
۱۳۱۶	" ظفر احمد صاحب بانی	۲۰۵۲	" جواد حسین صاحب
۱۳۶۱	" صدیق امیر علی صاحب موگرال	۲۱۰۱	" دلار محمد خان صاحب بھوگاؤں
۱۳۷۴	نیشنل لائبریری علی گڑھ	۲۱۰۵	" سید خلیل احمد صاحب
۱۴۰۹	محترمہ زاہدہ بانو صاحبہ	۲۱۱۲	" عبد القادر صاحب
۱۴۳۳	مکرم کے۔ محمد کنجو صاحب	۲۲۵۱	" کے۔ پی۔ اتین صاحب
۱۴۴۸	" منیر احمد صاحب	۲۲۵۲	" محمد یوسف صاحب
۱۴۹۱	" انیس الرحمٰن صاحب	۲۲۵۳	" محمد حسینی صاحب
۱۴۹۳	" پروفیسر مصلح الدین صاحب	۲۲۹۲	" الحاج عبد المجید صاحب
۱۴۹۹	محترمہ اعجاز فاطمہ صاحبہ	۲۳۱۹	" عبد الخالق صاحب
۱۵۲۰F	مکرم ایم۔ ایچ ساجد صاحب امریکہ	۲۳۲۱	" ایم نذیر احمد صاحب
۱۵۸۶	" نواب علی خان صاحب	۲۳۲۲	" اے۔ حکیم صاحب
۱۵۸۸	" سید مبشر الدین احمد صاحب	۲۳۲۳	" ممتاز علی صاحب
۱۶۰۰	" سید یعقوب الرحمٰن صاحب	۲۳۲۴F	" خواج احمد صاحب لنڈن
۱۶۲۹	" مولوی عبد الحلیم صاحب	—	

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد فاروق صاحب انسپکٹر بیت المال

جماعتہائے احمدیہ جنوبی ہند

جملہ جماعت ہائے احمدیہ مدراس و کیرالہ کے عہدیداران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی محمد فاروق صاحب انسپکٹر بیت المال آمد مورخہ ۱۵/۳/۷۴ سے پروگرام کے مطابق پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات لازمی و طوعی کے سلسلہ میں روانہ ہو رہے ہیں۔ وہ اپنے دورہ میں "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کی بھی تحریک فرمائیں گے۔ میں امید کرتا ہوں کہ جملہ عہدیداران جماعت سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے کماحقہ، تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۱۵/۳/۷۴	الانور۔ مریاکنی	۴/۴/۷۴	۳	۷/۴/۷۴
مدراس	۱۸/۳/۷۴	۳	۲۱/۳/۷۴	کرولائی	-	۱	۸
میاپالئم	۲۲	۱	۲۳	پتھاپیریم	۸	۱	۹
شنکرن کوئل	۲۳	۱	۲۴	کالیکٹ	۹	۴	۱۳
ستنان کولم	۲۴	۱	۲۵	کوڈیاتھور	۱۳	۱	۱۴
کوٹار	۲۵	۱	۲۶	ٹیلی چری	۱۴	۱	۱۵
کروناگاپلی	۲۶	۴	۳۰	کینانور۔ کڈلائی	۱۵	۳	۱۸
آڈی ناڑ	۳۰	۱	۳۱	کوڈالی	۱۸	۱	۱۹
ارناکولم	۳۱/۳/۷۴	۱	۱/۴/۷۴	پینگاڈی	۱۹	۳	۲۲
ایراپورم	۱/۴/۷۴	۱	۲	موگرال۔ منجیشور	۲۲	۳	۲۵
پیلاکرہ	۲	۱	۳	الال بینگلور	۲۵/۴/۷۴	۱	۲۶/۴/۷۴
منارگھاٹ	۳	۱	۴	—	-	-	-

عظیم الشان تحریک "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ نئی تحریک "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" میں جماعتوں اور احباب کی طرف سے بہت ہی مخلصانہ وعدہ جات موصول ہو رہے ہیں۔ بعض جماعتوں کی طرف سے ابھی وعدے موصول نہیں ہوئے۔ ان جماعتوں کے عہدیداران سے درخواست ہے کہ مہربانی فرما کر جلد وعدے ارسال فرمائیں۔ تاکہ دعائیہ فہرست میں ان کے نام شامل ہو سکیں ۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

توسیعِ دورہ انسپکٹرِ وقفِ جدید

جملہ جماعت ہائے احمدیہ بہار۔ بنگال اور اڑیسہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم سید بدر الدین احمد صاحب انسپکٹر وقفِ جدید کے دورہ میں توسیع کر دی گئی ہے۔ اب وہ ۱۷/۳/۷۴ سے شاہجہان پور سے دورہ کر رہے ہیں مفصل پروگرام آئندہ اشاعت میں آئے گا۔ احباب تعاون فرما کر ممنون فرمادیں ۔ انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

درخواست ہائے دُعا: (۱)۔ میری تین بچیاں ثریا۔ الماس اور سیما اس سال میٹرک کا امتحان دے رہی ہیں۔ بزرگان اور احباب جماعت سے ان تینوں کی نمایاں کامیابی کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: زرینہ بیگم۔ رانچی۔ بہار —— (۲) —— خاکسار کی چچی محترمہ اہلیہ مکرم جناب ڈاکٹر عبد الغنی صاحب ملک آف کراچی ہچکی اور ڈکار کی تکلیف سے بیمار ہیں تمام بزرگانِ کرام کی خدمت میں ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد مقبول طاہر متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان۔

(۳) — میرے دونوں بچے عزیز وسیم احمد ستر، اور عزیزہ رضیہ سلطانہ مارچ کی ۱۵ تاریخ کو میٹرک فائنل کا امتحان دے رہے ہیں، ہر دو کی نمایاں کامیابی کے لئے تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے ۔

خاکسار غلام محمود علی احمدی بی۔ اے بھدرک۔

(۴) — میرے پھوپھا قریشی احمد حسین صاحب احمدی بہت سخت بیمار ہیں۔ اور چلنے پھرنے سے بھی قاصر ہیں۔ موصوف کی صحت کے لئے تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے ۔

خاکسار کے۔ شفیق احمدی تیماپوری ۔